SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES

TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444
Tameerurdu@gmail.com
نائب مدیر: قاضی مجیب الرحمن
ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 | Vol:08 / Issue : 303 Tuesday 11th Nov 2025 / Rs.2 / Pages: 4 | www.dailytameer.com | جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۳۰۳ مورخہ ۱۱ر نومبر ۲۰۲۵ء، بروز منگل، ۱۸ر جمادی الاول ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات: ۴

دہلی میں لال قلعہ کے قریب کار میں زوردار دھماکہ، 13 افراد جاں بحق، درجنوں زخمی، ممبئی میں الرٹ

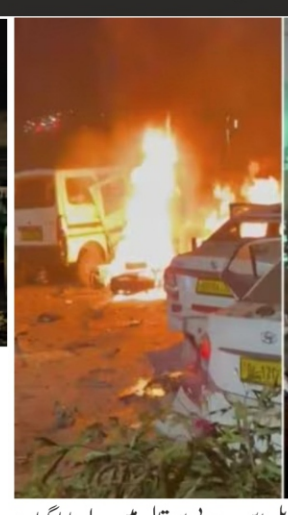

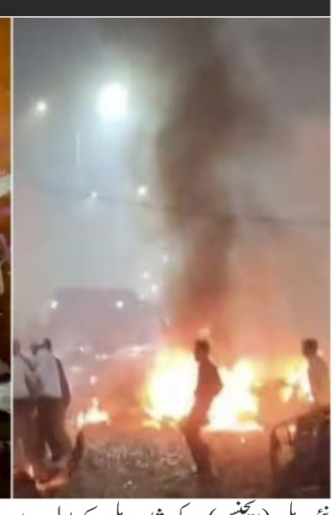

نئی دہلی: (ایجنسی) پیر کی شام دہلی کے لال قلعہ میٹرو اسٹیشن کے گیٹ نمبر ایک کے قریب کھڑی ایک کار میں دھماکہ ہوا، جس کے بعد آگ تیزی سے پھیل گئی اور مزید تین گاڑیاں اس کی لپیٹ میں آگئیں۔ دہلی پولیس اور فائر بریگیڈ نے فوری طور پر موقع پر پہنچ کر کارروائی شروع کی۔ دھماکے میں کم از کم ۱۳ر افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے ہیں۔ وزیر داخلہ امیت شاہ متاثرین سے ملنے پہنچے۔ دہلی میں لال قلعہ کے قریب ایک 'ای کووین' میں زوردار دھماکہ ہوا ہے، جس نے پورے علاقے میں افراتفری کا ماحول پیدا کر دیا ہے۔ دھماکہ میں کم از کم 13 لوگوں کی ہلاکت سے متعلق تصدیق ہوچکی ہے، جبکہ درجنوں افراد زخمی بھی ہوئے ہیں۔ زخمیوں میں کچھ کی حالت انتہائی سنگین بتائی جا رہی ہے۔ مہلوکین کی لاشیں ایل این جے پی اسپتال میں لے جایا گیا ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ مہلوکین کی تعداد بڑھ سکتی ہے۔ پیر کی شام لال قلعہ کے قریب ایک دھماکے کے بعد کم از کم آٹھ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق یہ واقعہ لال قلعہ میٹرو اسٹیشن کے باہر ایک کار میں پیش آیا۔ دھماکے میں ۲۴ر افراد زخمی ہوئے جنہیں ایل این جے پی اسپتال لے جایا گیا۔ نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) کی ایک ٹیم موقع پر پہنچ گئی ہے اور تحقیقات جاری ہیں۔ پیر کی شام دہلی میں لال قلعہ میٹرو اسٹیشن کے گیٹ نمبر ایک کے قریب ایک کار میں اچانک آگ بھڑک اٹھی۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق گاڑی میں پہلے دھماکہ ہوا، جس کے بعد آگ نے قریبی تین مزید گاڑیوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ واقعے کے بعد علاقے میں افراتفری پھیل گئی۔ ٹی وی رپورٹس کے مطابق دھماکے اور آگ کے نتیجے میں کئی افراد کے زخمی ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اطلاع ملتے ہی دہلی پولیس اور فائر بریگیڈ کی ٹیمیں فوری طور پر موقع پر پہنچ گئیں اور آگ پر قابو پانے کی کارروائی شروع کر دی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق دھماکہ بہت تیز تھا، اور اس کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قریب میں کھڑی 6-5 گاڑیوں کے پرخچے اڑ گئے۔ این اے آئی کی ٹیم جائے وقوع پر پہنچ گئی ہے اور جانچ بھی شروع کر دی گئی ہے۔ دہلی پولیس نے بھی اپنی طرف سے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ فورنسک اور ٹیکنیکل ایکسپرٹ جلد ہی حادثہ والی جگہ پر پہنچنے والے ہیں، جو یہ پتہ لگائیں گے کہ آخر یہ دھماکہ کیوں ہوا۔ بتایا جا رہا ہے کہ فائر بریگیڈ کے پاس دھماکہ کی خبر 55.6 بجے شام میں آئی تھی۔ دھماکہ کی وجہ سے آس پاس کی اسٹریٹ لائٹس بھی ٹوٹ گئیں۔ موصولہ اطلاع کے مطابق لال قلعہ میٹرو اسٹیشن کے گیٹ نمبر 1 کے پاس یہ دھماکہ ہوا جس میں کم از کم 24 افراد کے زخمی ہونے کی خبر سامنے آ چکی ہے۔ اس دھماکہ میں کئی دکانوں کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ دھماکہ کے بعد پوری دہلی میں ہائی الرٹ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ جس طرح کے حالات ہیں، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بڑی سازش بھی ہوسکتی ہے۔ احتیاطاً چاندنی چوک مارکیٹ کو بند کر دیا گیا ہے اور لال قلعہ کے آس پاس کے پورے علاقے اور سڑکوں کو بھی بند کر دیا گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ دھماکہ کے بعد کار میں شدید آگ لگ گئی اور اس کی زد میں دیگر 8-7 گاڑیاں بھی آگئیں۔ دھماکہ کی جو تصویریں سامنے آئی ہیں، وہ پریشان کرنے والی ہیں۔ جس وقت یہ دھماکہ ہوا، اُس وقت وہاں پر بہت بھیڑ تھی۔ دھماکہ کار میں لگی سی این جی سے ہوا، یا پھر کسی دوسری وجہ سے، اس کا فی الحال پتہ نہیں چل سکا ہے۔ فائر بریگیڈ کی گاڑیوں نے موقع پر پہنچ کر آگ پر قابو پانے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ دہلی میں ہوئے اس دھماکہ کے بعد دہلی میں تو ہائی الرٹ کا اعلان کر ہی دیا گیا ہے، ممبئی میں بھی پولیس الرٹ ہو گئی ہے۔ شہر کے حساس علاقوں میں پیٹرولنگ اور ناقہ بندی بڑھا دی گئی ہے۔ ریلوے اسٹیشنوں، مالز، مذہبی مقامات اور عوامی مقامات پر پولیس فورس تعینات کر دیے گئے ہیں۔ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ کو روکنے کے لیے احتیاطی اقدام کیے جا رہے ہیں۔ دوسری طرف اتر پردیش میں بھی ہائی الرٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ اتر پردیش میں اہم مقامات، بازاروں، مذہبی مقامات، بھیڑ بھاڑ والے علاقوں میں سخت نگرانی کی جا رہی ہے۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہدایت دی ہے کہ پولیس ڈرون سے ہر جگہ نظر رکھے اور نگرانی ایجنسیاں تکنیکی سرگرمیوں پر توجہ مرکوز کرے۔ نوئیڈا اور غازی آباد کی پولیس کو بھی الرٹ رہنے کے لیے کہا گیا ہے۔

مہاراشٹر میں منسے کیساتھ اتحاد پر ابھی کوئی بات نہیں ہوئی ہے

ناسک کی میٹنگ سے کانگریس کا تعلق نہیں: ہرش وردھن سپکال

ممبئی: مہاراشٹر نونرمان سینا کے ساتھ ممکنہ اتحاد یا انتخابی سمجھوتے کے بارے میں ابھی تک کوئی بات چیت نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی اس سلسلے میں کسی سطح پر کوئی مشاورت جاری ہے۔ یہ وضاحت مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ناسک میں آج جو میٹنگ ہوئی، اس میں کانگریس کی نمائندگی کے نام پر شریک ہونے والے افراد کو پارٹی نے نہ تو نامزد کیا تھا اور نہ ہی ان کی شرکت سے پارٹی کا کوئی تعلق ہے۔ ایسے افراد کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کی جا رہی ہے تاکہ اس غیر مجاز شرکت کا تعین کیا جا سکے۔ ہرش وردھن سپکال نے یہ بات بلڈھانہ میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے بتایا کہ ریاست میں میونسپل اور نگر پنچایت انتخابات کا شیڈول جاری ہو چکا ہے اور کانگریس کے پاس اب تک 35 ہزار درخواستیں موصول ہو چکی ہیں۔ ان درخواستوں کی جانچ جاری ہے اور 12 تاریخ کو ریاستی پارلیمنٹری بورڈ کی میٹنگ میں امیدواروں کے سلسلے میں حتمی فیصلے کیے جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ممبئی میونسپل کارپوریشن کے حوالے سے ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ سپکال کے مطابق پارٹی کے کئی رہنما اور کارکن اس بات کا اظہار کر چکے ہیں کہ ممبئی میونسپل کارپوریشن کا انتخاب کانگریس کو اپنے بل پر لڑنا چاہیے، لیکن چونکہ انتخابی شیڈول ابھی جاری نہیں ہوا، لہٰذا اس سلسلے میں کوئی باضابطہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ انتخابی اعلان کے بعد ہی کوئی فیصلہ سامنے آئے گا۔ آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت کے حالیہ بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے سپکال نے کہا کہ موہن بھاگوت کی تقاریر اور دعوے اب خود سنگھ پریوار میں سنجیدگی سے نہیں لیے جاتے۔ ان کے مطابق بھاگوت کے خیالات مستقل طور پر بدلتے رہتے ہیں اور وہ کبھی بھی سماجی ناانصافی، چھوا چھوت یا عورتوں اور مردوں کی مساوات جیسے مسائل پر گفتگو نہیں کرتے، بلکہ مخصوص طبقے کی بالادستی کی بات کرتے رہتے ہیں۔ سپکال نے کہا کہ بھاگوت کے 'احکامات' کو وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی نظر انداز کیا جب 75 سال کے بعد ریٹائرمنٹ کی ہدایت کو انہوں نے قبول نہیں کیا۔ اسی طرح اجیت پوار کو حکومت میں شامل نہ کرنے کی ہدایت وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے بھی نہیں مانی۔ اگر سنگھ سربراہ کی بات ان کے اپنے حلقے میں نہیں مانی جاتی تو عوام کیوں سنیں گے؟

بلدیاتی انتخابات کے لیے کانگریس کی جانب سے ڈویژن وار انچارجوں کی تقرری، سینئر لیڈروں کو علاقائی ذمہ داریاں سونپی گئیں

ممبئی: بلدیاتی انتخابات کے اعلان کے بعد کانگریس پارٹی نے انتخابی مہم کی بھرپور تیاری شروع کر دی ہے اور اسی سلسلے میں مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے سینئر رہنماؤں کو مختلف ڈویژنز کا انچارج مقرر کیا ہے۔ ناگپور ڈویژن کی ذمہ داری اسمبلی میں کانگریس لیڈر وجئے وڈیٹیوار کے سپرد کی گئی ہے، جبکہ مغربی مہاراشٹر کا انچارج قانون ساز کونسل میں کانگریس کے گروپ لیڈر ستیج عرف بنٹی پاٹل کو بنایا گیا ہے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن اور سابق وزیر بالا صاحب تھورات کو شمالی مہاراشٹر کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ اسی طرح ایڈووکیٹ یشومتی ٹھاکر کو امراوتی ڈویژن کا انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ مرٹھواڑہ ڈویژن کی ذمہ داری سابق وزیر اور رکنِ اسمبلی امیت دیشمکھ کو سونپی گئی ہے، جبکہ کوکن ڈویژن میں انچارج کی حیثیت سے سابق وزیر اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن نسیم خان کو مقرر کیا گیا ہے۔ یہ اطلاعات مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے نائب صدر ایڈووکیٹ گنیش پاٹل نے دے ہیں۔

'کیا آر ایس ایس بھگوان اور آئین سے اوپر ہے؟': پریانک کھڑگے

آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت کے گزشتہ روز دیے گئے بیان پر کرناٹک کے وزیر پریانک کھڑگے نے کہا کہ ''موہن بھاگوت نے رضا کاروں کے ساتھ اپنے ایکو چیمبر میں جواب دیا۔ یہ غور کرنے لائق عمل ہے۔'' پریانک کا کہنا ہے کہ اگر تنظیم لوگوں کا ایک گروپ ہے تو اس سے انہیں ٹیکس سے چھوٹ نہیں ملنا چاہیے بلکہ ان پر ٹیکس لگایا جانا چاہیے۔ انہیں کس بنیاد پر چھوٹ دی جا رہی ہے؟ انہوں سوال پوچھتے ہوئے کہا کہ کل اگر میں آر ایس ایس کی طرح ہی لوگوں کا ایک گروپ بنا کر 'گرودکشنا' لوں تو کیا محکمہ انکم ٹیکس اور حکومت اس سے متفق ہوں گے؟ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ میں بھی اسے گرودکشنہ ہی کہوں گا۔ پریانک کھڑگے نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ رضا کاروں کو خطاب کرنے کا کیا مطلب ہے؟ ان کا پہلے سے ہی برین واش کیا جا چکا ہے۔ اگر انہیں اتنا بھروسہ ہے کہ وہ قانونی طور پر صحیح ہیں تو پورے آر ایس ایس کو ہمارے آئینی اور قانونی ماہرین کے ساتھ بحث کرنے دیں۔

شیوسینا دفتر ہاؤس فل؛ سینکڑوں امیدواروں کے انٹرویوز مکمل!

بیڑ نگر پالیکا الیکشن پوری طاقت سے لڑ کر شیوسینا کا بھگوا لہرائیں گے: جگتاپ

بیڑ، نمائندہ - شیوسینا ضلع سربراہ انل دادا جگتاپ کی صدارت میں آنے والے نگر پالکہ الیکشن 2025 کے پس منظر میں شیوسینا کی جانب سے امیدواروں کے لیے درخواستیں جمع کرانے والے سینکڑوں خواہشمندوں کے انٹرویو سیشن کل سوموار 10 نومبر 2025 کو شیوسینا مرکزی دفتر، بیڑ میں منعقد ہوئے۔ اس انٹرویو سیشن کے دوران ضلع سربراہ انل دادا جگتاپ کی موجودگی میں شیوسینا مرکزی دفتر ہاؤس فل نظر آیا۔ ہر وارڈ سے مطالعہ کرنے والے، قائدانہ صلاحیت رکھنے والے، عوام دوست اور ترقی پسند چہرے کو آگے لانے پر زور دیا جائے گا۔ یہ پوری عمل شفاف اور نظم وضبط کے ساتھ انجام پائے گی، یہ بات انل دادا جگتاپ نے واضح کی تھی۔ اس لیے کل صبح 10 بجے سے ہی سینکڑوں خواہشمند امیدوار اپنے کام کی رپورٹس کے ساتھ شیوسینا مرکزی دفتر میں موجود تھے۔ تمام خواہشمند امیدواروں کے انٹرویو شیوسینا ضلع سربراہ انل دادا جگتاپ کی صدارت میں ہوئے، جبکہ انٹرویوز کے دوران بیڑ شہر کے شیوسینا کے اہم عہدیدار اور نگراں بھی موجود تھے۔ نگر پالکہ الیکشن محض سیاسی مقابلہ نہیں بلکہ شہر کے مستقبل کو شکل دینے والی عمل ہیں۔ پانی کی فراہمی، صفائی، سڑکیں، ٹریفک، بازار کا نظام اور شہری بہبود جیسے زندگی کے ضروری کاموں کی ذمہ داری نگر پالکہ انتظامیہ پر ہوتی ہے۔ اس لیے قابل اور ترقی پسند قیادت کا انتخاب بہت ضروری ہے، یہ بات ضلع سربراہ انل دادا جگتاپ نے کہی۔ جلد ہی شیوسینا اپنے امیدواروں کا اعلان کر کے پوری طاقت سے نگر پالکہ الیکشن لڑے گی اور بیڑ نگر پالکہ پر شیوسینا کا بھگوا لہرائے گی، ایسا پختہ یقین شیوسینا ضلع سربراہ انل دادا جگتاپ نے ظاہر کیا۔

۱۵ر ویں آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس پونے میں سید رضوان اللہ کی کوڈ۔۱۹، پر لکھی کتاب کا اجراء

اورنگ آباد: (نامہ نگار): ۱۰ر نومبر ۱۵ر ویں انڈیا ایجوکیشن کانفرنس پونے کے افتتاحی اجلاس میں ۸ر نومبر ۲۰۲۵ء، کو مراہٹواڑہ کے فرزند معروف صحافی سید رضوان اللہ (سابق مرہٹواڑہ بیورو چیف) ٹائمز آف انڈیا کی کتاب ''انٹولڈ اسٹوریس'' بی فور کرونا میموریس فیڈ'' کا اجراء محترمہ فوزیہ خان (رکن راجیہ سبھا) اور خواجہ محمد شاہد (آئی اے ایس سابق وائس چانسلر مولانا آزاد اردو یونیورسٹی حیدر آباد) صدر آل انڈا ایجوکیشنل مؤومنٹ دہلی کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس موقع پر عبدالرشید جنرل سیکریٹری آل انڈیا ایجوکیشنل مووومنٹ (مؤظف اپر سکریٹری نیشنل پلاننگ کمیشن آف انڈیا) معروف تاریخ داں رام پنیانی' سابق پرو وائس جانسلر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی گلزر احمد، منیر عابدہ انعامدار نائب صدر مہاراشٹر کاسمو پالیٹین ایجوکیشن سوسائٹی پونے، تحسین احمد خان صدر فیڈریشن آف آل مائنارٹی ایجوکیشنل آرگنائزیشنز (فیم) ڈاکٹر ارتکاز افضل (اے جی خان سابق بی سی یو ڈی ڈائریکٹر، بامو) سابق ایم ایل سی پاشاہ پٹیل، ڈاکٹر ایم اے لاہوری (وائس جانسلر پی اے انعامدار یونیورسٹی پونے) موجود تھے۔ ان تمام ذی وقار مہمانان کے عقب اور دائیں' بائیں اسٹیج پر وارثانِ حرف وقلم کی ٹیم معہ صدر محمد وصیل موجود تھی۔ اس موقع پر خالد سیف الدین نے کتاب اور صاحب کتاب کا تعارف پیش کیا جس نے اس اجرا کو دلچسپ اور یادگار بنا دیا۔ اھئے ویدیہ پونے انٹرنیشنل سینٹر (PIC) کے سابق ایکزکیٹو ڈائریکٹر اور معروف انگریزی صحافی (ٹائمز آف انڈیا) اور ہندوستان ٹائمز) جو سید رضوان اللہ کے سینئر بھی رہے ہیں۔ اس تقریب اجرا میں شرکت کی اور اس تقریب کی تمام کاروائیوں کو اپنے کیمرے میں قید کر کے سوشل میڈیا پر صحافتی حلقوں میں فخریہ انداز میں وائرل کیا اور سید رضوان اللہ کو مبارکباد پیش کی۔ یہ کتاب کوڈ۔۱۹، کی وبا کے وقت مہاراشٹر کے تمام اضلاع وتعلقوں میں مسلم نوجوانوں کی انسانیت کی بقاء اور خدمت خلق کی کوششوں کی وہ چشم کشا روداد اور دلوں کو موہ لینے والی داستان ہے جو ہر طرح کی نفرت کے سیلاب کو روکنے میں ایک مضبوط بند کا کردار ادا کر سکتی ہے۔ یہ مسلم تنظیموں اور اداروں کی ان سرگرمیوں پر مشتمل کتاب ہے جو مریضوں' مزدوروں اور محنت کش طبقات کی خدمت کے ساتھ ساتھ کوڈ سے متاثر انسانوں کی آخری رسومات کی ادائیگی کو بھی اپنے دامن میں سمیٹتی ہے۔ پروفیسر سدھیر گوانے جو سید رضوان کے ماس کمیونیکیشن اور جرنلزم کے استاد بھی رہے ہیں نے اس کتاب کا پیش لفظ لکھ کر اس علمی وسماجی کاوش کے عملی پہلوؤں کی ستائش کرتے ہوئے اسے ہندوستان کے مشترکہ سماج کے لئے ایک سنگ میل قرار دیا ہے۔ سید رضوان اللہ نے اس موقع پر محترمہ فوزیہ خان اور فیم کا شکر ادا کیا کہ ان کی خصوصی دلچسپی سے یہ کتاب منظر عام پر آئی۔ وارثانِ حرف وقلم کی پوری ٹیم اور خصوصاً خالد سیف الدین کی حوصلہ افزائی اور قدم بہ قدم ورق بہ ورق ان کی رہنمائی کو سراہتے ہوئے اپنے لئے باعثِ اعزاز قرار دیا۔

پرانے فارغ التحصیل طلبہ کے لیے خوشخبری: ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مراٹھواڑہ یونیورسٹی نے ڈگری سرٹیفکیٹ کے جرمانے، تاخیر فیس میں رعایت کا اعلان: پروفیسر امر شیخ

اورنگ آباد: (نمائندہ رپورٹ) ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مراٹھواڑہ یونیورسٹی کے تحت تعلیم حاصل کرنے والے ایسے پرانے فارغ التحصیل طلبہ جنہوں نے اب تک اپنی ڈگری کا اصل سرٹیفکیٹ یونیورسٹی سے حاصل نہیں کیا ہے، ان کے لیے یونیورسٹی نے ایک بڑا فیصلہ کیا ہے۔ اب ان طلبہ سے تاخیر فیس یا جرمانہ وصول نہیں کیا جائے گا۔ پروفیسر امر شیخ (نائب صدر، نیشلسٹ کانگریس پارٹی ایس۔ پی۔ گریجویٹ آرگنائزیشن) نے بتایا کہ اس رعایت کے لیے وہ گزشتہ کئی مہینوں سے کوشش کر رہے تھے اور بالآخر انہیں کامیابی ملی ہے۔ پروفیسر شیخ نے کہا: کئی پرانے گریجویٹ طلبہ کو اپنی ڈگری سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لیے سینکڑوں اور ہزاروں روپے تاخیر فیس یا جرمانے کے طور پر ادا کرنا پڑتے تھے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے میں گزشتہ کئی سالوں سے مسلسل کوشش کر رہا تھا۔ آخر کار یونیورسٹی کی انتظامی کونسل نے اپنی حالیہ میٹنگ میں جرمانہ معاف کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کامیابی کے لیے میں تمام اُن اراکین کا شکر گزار ہوں جنہوں نے یونیورسٹی سطح پر تعاون کیا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس سے قبل بھی 2013 اور 182017 میں ایسی ہی جرمانہ معافی منظور کرائی گئی تھی۔ اس وقت انہوں نے ایم۔ ایل۔ اے سندیپ بھائی کھیرا ساگر اور سابق ایم۔ ایل۔ اے راہول بھائی موٹے کی سالگرہ کے موقع پر ایم۔ ایل۔ سی ستیش بھائی چوہان کے ہاتھوں فارغ التحصیل طلبہ کو گھر پر ڈگری سرٹیفکیٹ پہنچانے کا منصوبہ چلایا تھا اس بار بھی میں طلبہ کو صرف یونیورسٹی کی اصل فیس میں ان کا ڈگری سرٹیفکیٹ گھر پر پہنچانے کی سہولت فراہم کروں گا۔ میں خود ہر ضلع میں جا کر اُن طلبہ کے فارم جمع کروں گا اور انہیں یونیورسٹی میں جمع کراؤں گا، تاکہ طلبہ کا سفر خرچ اور قیمتی وقت بچایا جا سکے۔ پروفیسر امر شیخ نے تمام پرانے گریجویٹ طلبہ سے اپیل کی ہے کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ مزید معلومات کے لیے طلبہ 9405101034 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

مہاراشٹرا مسلم عوامی کمیٹی بہ اشتراک
ڈاکٹر رفیق زکریا کالج فار ویمن اور وارثانِ حرف وقلم
نامور اردو شاعر علامہ اقبالؒ کی 148 ویں سالگرہ کی مناسبت سے منعقدہ تقریب
یادِ اقبال میں شرکت کی آپ کو دعوت دیتے ہیں
آج بروز منگل، بتاریخ ۱۱ر نومبر ۲۰۲۵ء رات ۷:۳۰ بجے، بمقام ڈاکٹر رفیق زکریا کالج فار ویمن، جوبلی پارک، بھڑکل گیٹ، اورنگ آباد

مہاراشٹرا اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکیڈمی کے گزشتہ تین برسوں کے انعام یافتگان کو بھی اس موقع پر اعزاز سے نوازا جائے گا۔

مہمانانِ اعزازی
جناب شیش راؤ چوہان صاحب | ڈاکٹر شعیب ہاشمی صاحب | جناب رفیق خان صاحب | جناب سید شاہ معین الدین قادری صاحب
مہمانِ خصوصی
جناب ڈاکٹر اے۔ جی۔ خان صاحب | جناب نورالحسن صاحب | ڈاکٹر مخدوم فاروقی صاحب
مرکزی مقرر | ڈاکٹر صدرالحسن ندوی مدنی صاحب | نظامت | ابوبکر رہبر

یوم اُردو
شاعرِ مشرق علامہ اقبال

کلامِ اقبال
پیشکش | سمیع سوداگر | ڈاکٹر سہیل زکی الدین
منجانب | الیاس کرمانی | خالد سیف الدین

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

سیکولر مسلم

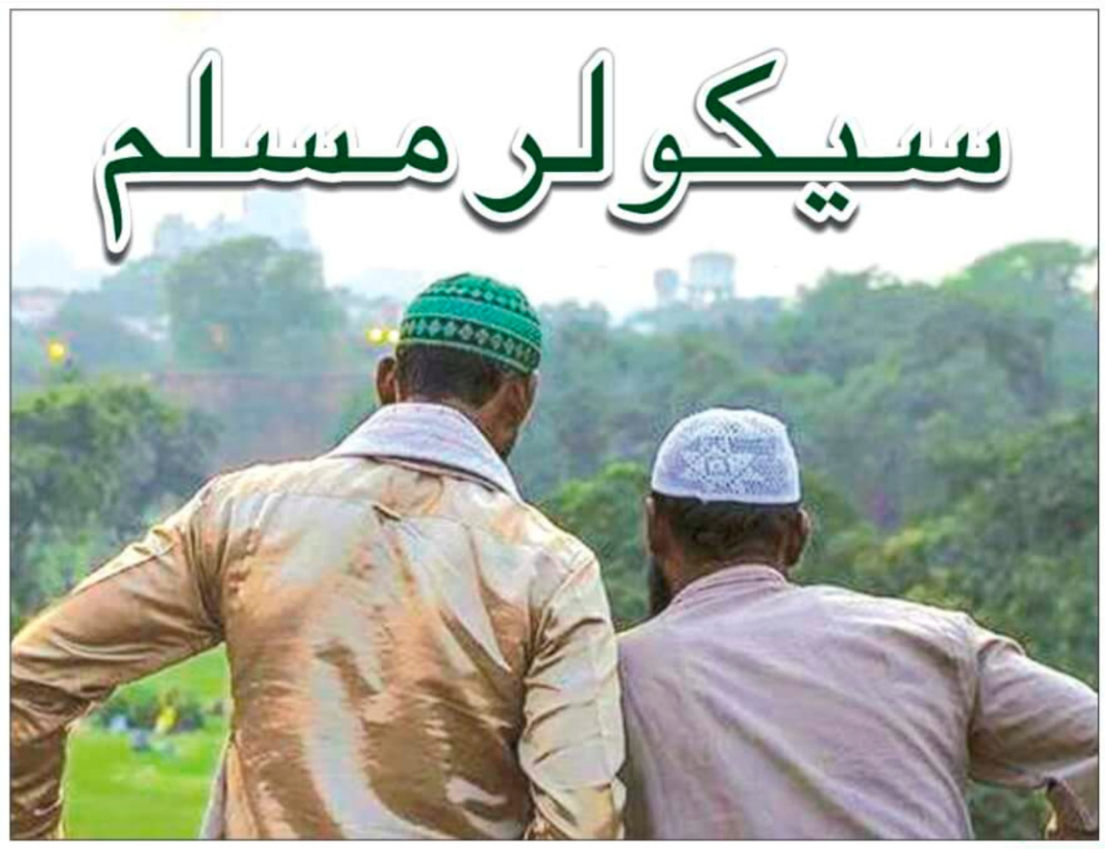

جدید سائنس نے حیرت انگیز ترقی کی ہے، سائنس بہت تیزی سے قدیم انسانی افکار اور یقین کو پامال کرتے ہوئے آگے بڑھی ہے، ذہنی بالا دستی اب اہم نہیں رہی اس کے برعکس عملی انداز نظر، عملی طرز عمل اور طاقت کا تصور نئے تعصبات لے کر آیا آج کا مغربی ذہن اور مغربی فکر ہمیں کسی کے جذب وایثار واحساس سے بالکل محروم کر دیتی ہے، پھر ہزاروں فکر، عام نفسیاتی اور مابعد النفسیاتی عوارض نے انسان کی زندگی کو غیر روحانی وجود میں بدل کر رکھ دیا ہے، نظریاتی طور پر اسلام کو بڑے مسائل درپیش ہے، بڑا مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان مجموعی طور پر اور اسلامی ذہن خصوصی طور پر مغرب سے احساس کمتری کا شکار ہے، دوسرا مسئلہ یہ کہ مسلمان اپنی بنیادی ترجیحات جو دین نے متعین کی ہے، اس سے بالکل غافل ہے۔

اس کے برعکس ایک اور مسئلہ ہیں، جسے ہم سیکولر مسلم کہتے ہیں، یہ مغربی دریافت، ایجاد اور ترقی اور مغرب کے تمدن سے اس قدر مرعوب ہے، کہ تمام تر تجسس مغرب کی ایجاد کردہ دریافت کردہ اور عطا کردہ خیالات اور تحقیق میں گزارتا ہے، سیکولر مسلم کا خیال یہ ہے، کہ اسلام آج کے زمانے میں زمانے کے لیے ایک پسماندہ، بہت پرانا اور ختم شدہ نظریہ ہے، اور اسے یہ یقین ہے کہ نظریہ کا انحصار طاقت پر ہوتا ہے۔ اور تمام تر طاقت اس وقت مغرب کو نصیب ہے، معاشرتی اور سیاسی توازن سراسر ان کے حق میں ہے، اس لئے وہ اپنے طور پر بے مزہ مذہبی انداز نظر اور بے مزہ مذہبی تنظیمات کو دل ہی دل میں نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے، اس کے خیال میں مذہب میں کوئی جدت نہیں، کوئی نفاست اور کوئی ایسی دلیل نہیں جس سے سیکولر مسلمان قائل ہو سکے اس لیے اس کی نظر میں مذہب تعصب، شدت پسندی اور کہیں کہیں مکمل حماقت کا نام ہے، اور ایک خیال اس کا یہ بھی ہے، کہ اگر مذہب زندہ ہو گیا تو یہ موجودہ تمام تمدن کے لئے تباہ کن ثابت ہوگا، اور اسی کوشش میں اعتماد اور یقین کے ساتھ کام کر رہا ہے، کہ کسی بھی قیمت پر کسی بھی مذہبی انداز نظر کو کامیاب نہ ہونے دے، اس کے برعکس یہ خیال رکھتا ہے کہ مغربی تصور حیات اور مغربی کلچر اسے اجازت نامہ دیتا ہے ایسی فراغت اور ایسے مواقع دیتا ہے، جو اس کے ذوق کے مطابق ہوں، اس کو اتنی جگہ ضرور دیتا ہے، کہ جہاں وہ جدید نظریات سے نہ صرف متعارف ہو سکے بلکہ اس کے ساتھ ان کی زندگی سہولت کے ساتھ گزر سکے، سیکولر مسلم

◆ ایڈوکیٹ شیخ شاہد عرفان، ممبئی

اظہار مذہب میں شرمندگی کا اظہار ضرور کرتا ہے، اور اپنے آپ کو بھی مسلمان کہتے ہوئے شرماتا ہے، وہ اپنے آپ سے بھی شرماتا ہیں، اور اسلام سے بھی شرماتا ہیں، وہ بزدلی کے باعث کھل کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اس مذہب سے بیزار ہوں وہ دوسری طرح کے حربے استعمال کرتا ہے، وہ خیالات کی انارکی پیدا کر کے اور تصوراتی بحران کھڑا کر کے مذہب کی اساس پر حملے کرتا ہے، جس سے، بہت سارے درمیانے علم کے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ واقعی مذہب کوئی قابل قبول نظریہ نہیں ہے، دوسری طرف ہمارا اتادانہ مذہبی، وہ مذہبی عالم ہے، جو ایک لگے بندھے اصولوں پر ایک اندھا دھند تقلید کے ساتھ عمل پیرا ہے۔

جس کو مذہب میراث میں ملا ہے، اور معلومات بھی میراث میں ملی ہیں، وہ صدیوں سے ایک اندھے اعتقاد پر قائم ہے، وہ سمجھتا ہے، کہ اس کے پاس کوئی اختیار نہیں، اس کے پاس کوئی سوال نہیں ہے، وہ اختیار اور سوال سے خالی ہے، مذہب کو ایسا سمجھتا ہے جسے اس نے آثار قدیمہ اور آباو اجداد کی میراث کے طور پر سینے سے ہر قیمت لگائے رکھنا ہے، وہ آدھا پڑھا لکھا ہے اور آدھا تہذیب یافتہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ترقی کا تو نام ہی نہیں لیتا اس کے اندر ایسے ممنوعہ جزیرے اور ایسے راسخ نظریات قیام پذیر ہے جس سے اس کے اکثر دلائل عمومی بحث اور منطقی استدلال کے مقابلے میں محض ضد اور بحران پیدا کرتے ہیں۔

کوئی درستگی خیال، کوئی شگفتگی اظہار پیدا نہیں کرتے اسلام آج بھی فرقہ، خیال، نسل اور ایک انتہائی بدتر ترجیحات کا شکار ہے، انہیں پتہ ہی نہیں کہ مذہب کس لئے اور کیوں ہے، ہماری بنیاد مذہب کے ساتھ نہ ہونے کے برابر ہے، اگر مذہب اہرام مصر (pyramid) کی طرح ہوتا تو آج کوئی ایسا نہیں جو اس اہرام کی چوٹی پر کھڑا ہو کر کہہ سکے کہ میں خدا کو جانتا ہوں، اسے محسوس کرتا ہوں، اور اس سے محبت کرتا ہوں، جو کوئی بھی اسلام کو اس لیے اختیار کرتا ہے کہ وہ اللہ کا قرب حاصل کرے اس کی ہمسائیگی حاصل کرے اس کے خیال میں ڈوبے اور خیال میں لذت وصال بھی ہوں وہ بالآخر ایسی جدوجہد میں منافقانہ ابہام اور انتہائی مبہم اور غیر واضح تصوف کے نظریات پر بات ختم کرتا ہے، اسلام اب خدا سے آزاد ایک مکتبۂ خیال بن چکا ہے، جس میں رسمی سربراہ کے طور پر خدا کا نام ضرور استعمال ہوتا ہے، مگر ذہنی تجسس اور تلاش کی انتہا اس پورے مذہب میں خدا نہیں بلکہ خود مذہب ہے، تمام اسلامی ممالک کا یہی حال ہیں، کاغذی کرنسی پر مبنی معاشی نظام، اب ڈیجیٹل کرنسی پر جا رہا ہے، سونے اور چاندی کے سکے قران کے صفحوں میں قید ہے، عدل وانصاف کا نظام بدترین شکل اختیار کر گیا، معاشرتی نظام میں شراب نوشی، فحاشی، عریانیت کا غلبہ ہے، اور سیکولر مسلم ان تمام چیزوں سے لطف اندوز ہو کر اللہ کا کلمہ بھی پڑھ رہا ہے۔

اسلام اب خدا سے آزاد ایک مکتبۂ خیال بن چکا ہے، جس میں رسمی سربراہ کے طور پر خدا کا نام ضرور استعمال ہوتا ہے، مگر ذہنی تجسس اور تلاش کی انتہا اس پورے مذہب میں خدا نہیں بلکہ خود مذہب ہے، تمام اسلامی ممالک کا یہی حال ہیں، کاغذی کرنسی پر مبنی معاشی نظام، اب ڈیجیٹل کرنسی پر جا رہا ہے، سونے اور چاندی کے سکے قران کے صفحوں میں قید ہے، عدل وانصاف کا نظام بدترین شکل اختیار کر گیا، معاشرتی نظام میں شراب نوشی، فحاشی، عریانیت کا غلبہ ہے، اور سیکولر مسلم ان تمام چیزوں سے لطف اندوز ہو کر اللہ کا کلمہ بھی پڑھ رہا ہے۔

ظہران ممدانی نے یہ مشکل کام کر دکھایا

اپوروانند (بہ شکریہ دی وائر)

ظہران ممدانی کی فتح کی تقریب کی تصویروں اور آوازوں نے سب کے دل موہ لیا ہے۔ ایک طرف ہندوستانی ساڑھی میں پنجابی ہندو ماں، دوسری طرف کوٹ اور پینٹ میں گجراتی، یوگانڈوی، امریکی مسلمان باپ، ساتھ میں ایک شامی-عرب بیوی اور ہندی میں بمبیا فلمی گانا 'دھوم مچا دے!' یہ سب ایک خواب جیسا ہے۔ اس منظر کے تنوع نے سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کی ہے۔ لیکن یہ منظر ان الفاظ کے بغیر مکمل نہیں ہوتا جو ممدانی نے اسٹیج پر آنے سے پہلے کہے۔

تنوع اپنے آپ میں کافی نہیں ہے اگر یہ مساوات کے اصول پر مبنی نہ ہو۔ کہنے کو ریپبلکن پارٹی میں بھی تنوع ہے: نائب صدر کی اہلیہ ہندو، ہندوستانی نژاد ہیں۔ بہت سے اہلکار اور وزراء غیر امریکی اور غیر مسیحی ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی اپنے لیڈر ڈونالڈ ٹرمپ کی طرح ہی، مساوات کے اصول پر یقین نہیں رکھتا۔

نیویارک کے میئر کے انتخاب میں ظہران ممدانی کی جیت بظاہر ناممکن نظر آنے والے لاکھوں لوگوں کے یقین کا نتیجہ ہے۔ جیت کے بعد کی اپنی تقریر میں بھی ممدانی نے یہی کہا۔

اسرائیل کے باہر یہودیوں کی سب سے بڑی آبادی والے شہر نیویارک میں یہ کہہ پانے کے لیے مساوات کے اصول پر کامل یقین کی ضرورت تھی۔ اور مسئلہ صرف اس بات پر اپنے عقیدے کا نہیں تھا۔ ممدانی کو امریکہ اور نیویارک کے یہودیوں پر بھروسہ تھا کہ وہ بنیادی طور پر اچھے ہیں اور انسانیت پر یقین رکھتے ہیں۔

اور آخر انسانیت کیا ہے اگر وہ مساوات اور انصاف کے اصولوں پر کاربند نہ ہو؟

یہودیوں نے ممدانی کو مایوس نہیں کیا۔ انہوں نے یہودیوں کی برتری کے نظریے کو مسترد کر دیا اور کہا کہ وہ بالکل دوسرے نیویارک کے باشندوں کی طرح ہیں: ان کی ضروریات، وقار، انصاف اور مساوات کے لیے ان کی توقعات باقی شہر والوں سے الگ نہیں ہیں۔ یہودیوں کو سب سے خاص لوگوں کی طرح دیکھنے کی ضرورت نہیں۔

یہ سچ ہے کہ لاکھوں ووٹروں نے ان باتوں پر یقین کیا۔ لیکن اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ممدانی خود ان پر یقین کرتے تھے۔ اس لیے، جب بھی ان سے ان کی شناخت کے بارے میں پوچھا گیا، انہوں نے یہ کہہ کر بچنے کی کوشش نہیں کی کہ وہ پہلے امریکی ہیں، بعد میں کچھ اور۔ یہ بھی ان کی ہمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جہاں جو بات سب سے زیادہ نقصان کر سکتی ہے، اس پر قائم رہنے میں ہی کردار کا اصل امتحان ہوتا ہے۔

امریکہ میں خود کو ڈیموکریٹک سوشلسٹ کہنا بھی خطرے سے خالی نہیں، حالانکہ امریکہ میں اس نظریے کی ایک طویل روایت ہے۔ جس طرح ہندوستان میں راہل گاندھی کو ماؤ نواز یا اربن نکسل کہا گیا، اسی طرح ممدانی کو کمیونسٹ کہہ کر ووٹروں کو ڈرانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن ممدانی نے جمہوری سوشلزم کی بات کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کی۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے مارٹن لوتھر کنگ کا حوالہ دیا: 'چاہے آپ اسے جمہوریت کہیں یا سوشلسٹ جمہوریت، اس ملک میں خدا کے تمام بچوں کے لیے دولت کی منصفانہ تقسیم ہونی چاہیے۔'

ممدانی کی انتخابی مہم اس نعرے پر مبنی تھی کہ نیویارک میں رہنا سب کے لیے آسان ہونا چاہیے۔

ملک میں آوارہ کتوں کا بحران

انسانی تحفظ، عدالتی تقاضے اور حکومتی غفلت کا المیہ

عبدالحلیم منصور

ہندوستان میں ہر سال تقریباً پچاس لاکھ افراد کتے کے کاٹنے کے واقعات کا شکار ہوتے ہیں۔ عالمی ادارۂ صحت (WHO) کے مطابق، دنیا میں ریبیز سے ہونے والی اموات کا 36 فیصد حصہ صرف ہندوستان میں ہوتا ہے، جو زیادہ تر آوارہ کتوں کے کاٹنے کے بعد ویکسین نہ ملنے یا بروقت علاج نہ ہونے کے باعث ہوتا ہے۔ اندازوں کے مطابق، ریبیز سے سالانہ 18 سے 20 ہزار افراد ہلاک ہوتے ہیں، جب کہ پچاس سے ساٹھ لاکھ لوگ ہر سال کتوں کے کاٹنے سے متاثر ہوتے ہیں، جن میں سب سے زیادہ متاثر بچے ہیں۔ یہ وہ اعداد وشمار ہیں جو ملک کے صحت عامہ کے نظام پر سنگین سوال کھڑا کرتے ہیں۔

یہ اعداد وشمار کسی رپورٹ کی سطریں نہیں بلکہ لاکھوں گھروں کے المیے ہیں۔ اتر پردیش، مہاراشٹر، تامل ناڈو، کیرالا اور کرناٹک جیسی ریاستوں میں آئے دن کتوں کے حملوں سے ہونے والی اموات عوامی غم وغصے کو بھڑکا چکی ہیں۔ سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیوز میں بچوں پر حملوں کے مناظر اس خوف کی شدت کو عیاں کرتے ہیں جس میں شہری زندگی بسر کر رہے ہیں۔

عدالتِ عظمیٰ نے حالیہ دنوں میں اس مسئلے پر سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے ریاستی حکومتوں کو حکم دیا ہے کہ اسکولوں، اسپتالوں، ریلوے اسٹیشنوں، بس اسٹینڈز اور دیگر حساس مقامات سے آوارہ کتوں کو ہٹایا جائے اور انہیں مناسب شیلٹرز میں رکھا جائے۔ عدالت نے واضح کیا کہ کسی بھی کتے کو غیر انسانی طریقے سے مارنا یا زخمی کرنا قانوناً جرم ہے، البتہ عوامی تحفظ اور جانوں کی سلامتی کو مقدم رکھنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔

اس عدالتی ہدایت نے ملک بھر میں ایک نئی بحث کو جنم دیا ہے۔ ایک طرف عوام خوف اور غصے کے عالم میں فوری کارروائی کا مطالبہ کر رہے ہیں، تو دوسری جانب حیوانات کے حقوق کی تنظیمیں اس بات پر اصرار کر رہی ہیں کہ کتوں کے حقوق اور ان کی فلاح کو نظرانداز نہ کیا جائے۔ یہ تضاد ملک کے سماجی رویّوں، اخلاقی الجھنوں اور حکومتی ناکامیوں کا عکس بن گیا ہے۔

آوارہ کتوں کے بڑھنے کی سب سے بڑی وجہ شہری بے ترتیبی اور بلدیاتی ناکامی ہے۔ شہروں میں کچرے کے انبار، کھلے ڈمپس، اور غیر منظم صفائی کا نظام ان جانوروں کے لیے خوراک اور افزائش کا آسان ذریعہ فراہم کرتا ہے۔ دوسری طرف، عوام کا رویّہ کبھی رحم دلی کے نام پر سڑکوں پر فیڈنگ، تو کبھی پالتو کتوں کی لاپرواہ افزائش مسئلے کو مزید پیچیدہ بنا دیتا ہے۔

یہ تمام عوامل مل کر ایک ایسی فضا پیدا کرتے ہیں جہاں انسان خود اپنے شہر میں غیر محفوظ ہو چکا ہے۔ دہلی، بنگلورو، ناگپور، اور حیدرآباد جیسے شہروں میں حالیہ برسوں میں سینکڑوں سنگین واقعات رپورٹ ہوئے ہیں، جن میں کئی جانیں ضائع ہوئیں۔ اس کے باوجود، حکومتی ردِعمل سست اور غیر مربوط ہے۔ کہیں وقتی مہم چلائی جاتی ہے، تو کہیں ناقص انتظامات کیے جاتے ہیں، مگر طویل المدتی حل کہیں نظر نہیں آتا۔

کئی ریاستوں نے بلدیاتی سطح پر این جی اوز کے اشتراک سے مہمات شروع کیں، مگر فنڈز کی کمی، افرادی قلت اور بدعنوانی کے سبب ان کا اثر معمولی رہا۔ متعدد شہروں میں شیلٹرز قائم کیے گئے مگر ان کی حالت زار اس قدر خراب ہے کہ وہاں جانوروں کے بجائے بدبو، گندگی اور بیماریوں نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔

صحت عامہ کے ماہرین کا کہنا ہے کہ آوارہ کتوں کی وجہ سے نہ صرف جسمانی حملے بلکہ ذہنی خوف اور نفسیاتی دباؤ بھی بڑھ رہا ہے۔ والدین اپنے بچوں کو اکیلے اسکول بھیجنے سے ہچکچاتے ہیں، اور کئی جگہوں پر کتوں کے حملوں سے ہونے والی اموات نے عوامی غصے کو بھڑکا دیا ہے۔ سوشل میڈیا پر روزانہ درجنوں ویڈیوز وائرل ہوتی ہیں جن میں آوارہ کتے معصوم بچوں، بوڑھوں یا راہ گیروں پر حملہ کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

اس تمام صورتحال کے باوجود حکومتی رویّہ بے حسی پر مبنی ہے۔ بیشتر ریاستی حکومتیں اس مسئلے کو وقتی ردِعمل سے آگے نہیں لے جا سکیں۔ کوئی طویل المدتی قومی پالیسی، واضح ہدف یا جامع نگرانی کا نظام موجود نہیں۔ ریبیز کے خلاف ویکسین بھی اضلاع میں یا تو ختم ہو چکی ہوتی ہے یا عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہے۔

حیوانات کے حقوق کے کارکنوں کا مؤقف ہے کہ اگر حکومت نے صحیح معنوں میں شیلٹر سسٹم، ویکسینیشن، اور عوامی آگاہی مہمات چلائیں تو نہ انسانوں کو نقصان پہنچے گا، نہ جانوروں کو مارنے کی نوبت آئے گی۔ لیکن جب تک انتظامیہ کچرے کے ڈھیر ختم نہیں کرتی، بلدیاتی صفائی کا نظام مؤثر نہیں بناتی، اور پالتو کتوں کی افزائش پر قابو نہیں پاتی، اس مسئلے کا حل ممکن نہیں۔ حل کے طور پر ماہرین کا اتفاق ہے کہ ہندوستان کو ایک مربوط قومی حکمتِ عملی اختیار کرنی ہوگی۔ ایسی حکمتِ عملی جس میں بڑے پیمانے پر نس بندی و ویکسینیشن مہمات، شیلٹرز کے قیام، مقامی کمیونٹی کی شمولیت، اور عوامی تعلیم شامل ہو۔ شہری علاقوں میں فیڈنگ زونز کو منظم کیا جائے تاکہ کچرا اور خوراک ایک جگہ مرکوز ہو اور کتے سڑکوں پر نہ بھٹکیں۔ اس کے ساتھ ہی مقامی حکومتوں کو عدالتی ہدایات پر عمل درآمد یقینی بنانا ہوگا۔ نہ محض کتے مارنے کے ذریعے بلکہ انسانی اور سائنسی بنیادوں پر ان کی تعداد کو قابو کرنے کے ذریعے۔ آخرکار، آوارہ کتوں کا مسئلہ صرف کتوں کا نہیں بلکہ ایک ایسا سماجی آئینہ ہے جو ہماری شہری بے ترتیبی، حکومتی غفلت، اور انسانی رویّوں کی سچائی کو بے نقاب کرتا ہے۔ اگر ہم ایک مہذب، محفوظ اور انسانی معاشرہ چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے شہروں کو نہ صرف صاف بلکہ ذمہ دار بھی بنانا ہوگا۔ جہاں انسان اور جانور دونوں کے جینے کا حق محفوظ ہو۔ جب سڑک پر چلنے والا انسان خود کو غیر محفوظ سمجھے، تو یہ کسی ملک کی ترقی نہیں بلکہ اس کے ضمیر کی شکست ہوتی ہے۔

وندے ماترم اور سنگھ کا دوغلا پن

ابوماثیر ممبئی

وندے ماترم "صرف ایک نغمہ نہیں، بھارت کی روح کا پہلا اظہار ہے!" بنکم چندر چٹرجی نے اسے آنند مٹھ میں تخلیق کیا اور ۱۸۸۶ میں کانگریس نے اسے اپنایا۔ یہی وہ گیت تھا جو آزادی کے ہر مرحلے میں انگریزوں کے لیے خوف اور بھارتیوں کے لیے جوش کا استعارہ بن گیا۔

اسی گیت نے پہلی بار بھارت بھومی کو ایک ماں کے طور پر پیش کیا۔ ایک ایسی ماں جو سب کی ہے، مذہب سے ماورا، محبت اور قربانی کی علامت۔ ۱۹۱۱ میں رابندرناتھ ٹیگور نے جن گن من لکھا۔ ایک ایسا ترانہ جو بھارت کی وحدت، وقار اور شعور کا گیت بن گیا۔ ۱۹۵۰ میں دستور ساز اسمبلی نے ان دونوں کو قومی حیثیت دی۔ وندے ماترم کو قومی نغمہ اور جن گن من کو قومی ترانہ۔ یوں بھارت کے دو گیت، ایک جذبات کا دوسرا شعور کا، ایک دوسرے کی تکمیل بن گئے۔ مگر افسوس کہ آزادی کے بعد قوم پرستی کے یہ دو رخ متضاد راہوں پر چل پڑے۔ جب کہ وندے ماترم نے سب مذاہب کے لوگوں کو ایک ماں کی اولاد قرار دیا، وہیں ایک دوسری فکر نے ہندو راشٹر کا نظریہ پیش کیا۔

ایسی قوم پرستی جو مذہب کی دیواروں میں قید تھی۔ اسی لیے جنہوں نے ہندو بھومے نمستے جیسے الفاظ گائے، انہوں نے بھارت ماتا وندے کو کبھی اپنا نہیں مانا! یہ وہ موڑ تھا جہاں قوم پرستی انسانیت سے الگ ہو کر ہندو قومیت کے سانچے میں ڈھلنے لگی۔ آج ایک مغالطہ عام کیا جا رہا ہے کہ نہرو نے وندے ماترم پر قینچی چلا دی۔ سوال یہ ہے جب وہ فیصلہ ہوا، تو جنہیں اعتراض تھا، وہ خاموش کیوں رہے؟ حقیقت یہ ہے کہ نہرو نے گیت کو نہیں کاٹا، بلکہ اس کی جگہ طے کی۔ انہوں نے جذبات اور شعور، دونوں کو برابری سے تسلیم کیا۔ ٹیگور کے جن گن من کا ایک غیر سرکاری بند، بھارت کی روح کو سب سے خوبصورت انداز میں پیش کرتا ہے: ہندو، بدھ، سکھ، جین، پارسی، مسلمان، عیسائی، مشرق ومغرب سے آ کر تمہارے تخت کے سامنے محبت کے ہار میں جڑے ہوئے ہیں، اے قوم کے اتحاد کے قانون بنانے والے، بھارت بھاگیہ ودھاتا، جے ہو، جے ہو، جے ہو۔ یہی بند بھارت کی سچی پہچان ہے۔ جہاں کوئی مذہب اجنبی نہیں، جہاں سب ایک محبت کے ہار میں پروئے گئے ہیں، جہاں قوم کی بنیاد عقیدے پر نہیں بلکہ انسانیت، اتحاد اور شفقت پر ہے۔ وندے ماترم اور جن گن من بھارت کے دو دل ہیں ایک احساس کی حرارت، دوسرا شعور کی روشنی۔ جو ان میں تفریق پیدا کرتا ہے، وہ بھارت کی روح نہیں، اس کے جسم کو کاٹتا ہے۔ بھارت کی اصل پہچان کسی مذہب میں نہیں، بلکہ اس محبت میں ہے جو سب کو ایک دل میں جوڑتی ہے۔ یہی بھارت کی سچی قوم پرستی ہے۔ جو جوڑتی ہے، توڑتی نہیں۔ جو سارے جہاں سے اچھا اس لئے ہے کہ مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا کیونکہ اول ہم صرف ہندی ہے اور ایسے ہی لوگوں کو حق ہے کہ وہ کہے ہندوستاں ہمارا۔ بھارت میں مسئلہ وندے ماترم نہیں ہے مسئلہ ہے، سنگھ پریوار کا دوغلا پن۔ جس کا علاج سردار ولبھ بھائی پٹیل نے بہت اچھے سے کر دیا تھا۔ مگر نہرو کی سب کا ساتھ سب کا وکاس کے سبب آج بھارت پوری طرح سنگھ کے پنجہ میں آ گیا ہے۔

غزل

بات سنتا جا مری روٹھ کے جانے والے
مر گئے لوگ زمانے میں منانے والے
بزمِ عالم کے سدا صدر نشیں رہتے ہیں
اپنی ہستی کو یہ صد شوق مٹانے والے
دوستی تیری تصنع ہی کی پروردہ ہے
سرد مہری سے سدا ہاتھ ملانے والے
میں ہوں گم نام سا، درویش صفت سا شاعر
میری تقلید کریں پھر بھی زمانے والے
اب نگاہوں کو نہیں جچتا کوئی چہرہ گل
اب کہاں لوگ بھلا، دل میں سمانے والے
فرشِ خاکی کے مسائل سے نمٹ لے پہلے
چاند پر جا کے نئے شہر بسانے والے
مٹ نہیں سکتی مقدر کی سیاہی، شوکت
کتنے ناداں ہیں چراغوں کو جلانے والے

شوکت محمود شوکت

غزل

وہ دن ہے یاد مجھ کو
جس دن دیکھا میں نے تجھکو
وہ لمحے یاد ہے مجھ کو
جس وقت پیار ہوا تھا تم سے مجھ کو
وہ دن تھا حسین میرے لئے
جس وقت حاصل کیا تھا میں نے تجھ کو
جب آتی تھی قریب میرے تم
تو لگتا تھا آگیا چاند میرے سامنے
تم جانتی تھی میں غلط نہیں تھا
مگر دنیا والے غلط سمجھ بیٹھے
ہوا ایسا کہ تم دنیا کی باتوں میں آکر
تم مجھے ہی سمجھ بیٹھی غلط
وہ لمحے ابھی بھی یاد ہے مجھکو
جس دن اکیلا کیا تم نے مجھکو
اے مشاک تیری حسین کہاں گئی
اکیلا کر کے چلی گئی تجھکو

مشاک عالم

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

کمل حسن

ایک ایسے فنکار جنہوں نے اداکاری کو عبادت، زبان کو وسیلہ، اور انسانیت کو مقصد بنالیا

بہ شکریہ بی بی سی اردو

ہندی زبان میں ایک مشہور کہاوت ہے کہ 'ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات' یعنی پوت کے پاؤں پالنے میں نظر آنے لگتے ہیں۔ یہ بات انڈیا کی جنوبی ریاست تمل ناڈو کے پرمکڈی قصبے میں جنم لینے والے ایک کمسن لڑکے پر ثابت آتی ہے جس نے چھے برس کی عمر میں 'کلاتھور کنتما' میں پہلا کردار ادا کیا۔

یہ اداکار کوئی اور نہیں بلکہ کمل ہاسن تھے جو آج ہی کے دن یعنی 7 نومبر 1954 کو تمل برہمن اینگر خاندان میں پیدا ہوئے۔ یعنی آج وہ 70 سال کے ہو گئے اور اپنی 71 ویں بہار میں قدم رکھا ہے۔

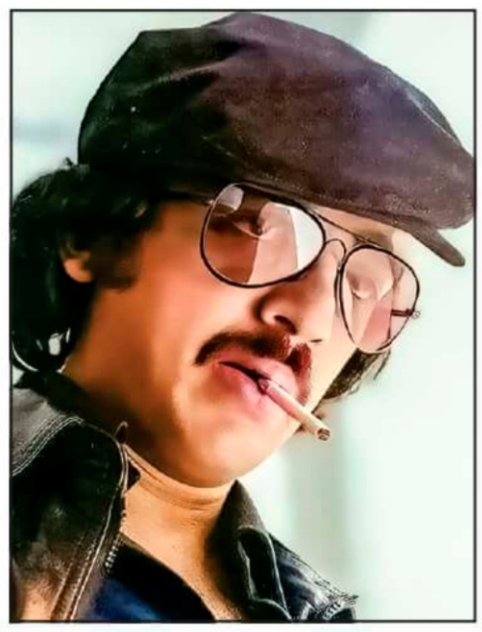

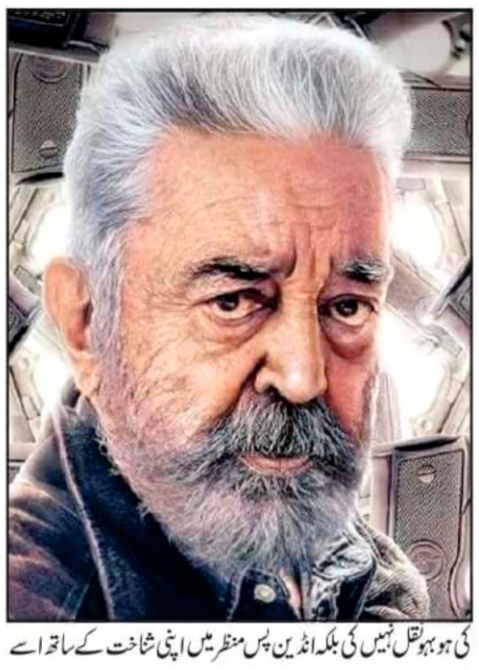

کلاتھور کنتما میں اداکاری کے وقت شاید اُنھیں یا کسی کو بھی اندازہ نہیں ہوگا کہ ایک وقت وہ انڈین انڈسٹری کو زبان و بیان کی قید سے آزاد کر کے اس پر راج کریں گے۔

کمل ہاسن کی پہلی اداکاری نے نہ صرف ناظرین کو حیران کیا بلکہ اُنہیں صدرِ جمہوریہ کا طلائی تمغہ بھی دلوایا۔

انڈیا کے پہلے وزیراعظم پنڈت جواہر لعل نہرو کے ہاتھوں سے تمغہ وصول کرتے ہوئے اُن کی جھجک میں جو معصومیت تھی وہی آگے چل کر اُن کے فن کا خاصہ بن گئی، یعنی ان میں ایک بے ساختگی اور سچائی نظر آئی تھی۔

لیکن ہندی سینما کو ان کو پہنچانے میں کافی وقت لگ گیا۔ اس میں جہاں کمل ہاسن کی اپنی ہچکچاہٹ شامل تھی وہیں انڈین سینما کی واضح تقسیم بھی رخنہ تھی۔

ہندی سینما میں آمد

واضح رہے کہ 1970 کی دہائی کے آخر تک کمل ہاسن تمل اور تیلگو سینما میں اپنی مختلف النوع اداکاری سے شہرت حاصل کر چکے تھے اور ایک سپر سٹار کے طور پر دیکھے جانے لگے تھے۔

اسی دوران بالی وُڈ کے فلم سازوں کو اُن میں ایک نئی توانائی نظر آئی۔ بالی وڈ نے انہیں ایک ایسے فنکار کے روپ میں دیکھا جو سچائی کو برقرار رکھتے ہوئے کردار کے رنگ بدل سکتا اور اس کی سطح بلند کر سکتا ہے۔

شمالی ہند کے ناظرین نے پہلی بار انہیں فلم 'ایک دوجے کے لیے' میں دیکھا یہ فلم 1981 میں ریلیز ہوئی اور اس نے راتوں رات دھوم مچا دی۔ اس نے نہ صرف کمل ہاسن کو شمالی ہند میں متعارف کرایا بلکہ زبان کی سرحد پر بھی مباحثہ چھیڑ دیا۔

یہ صرف ایک فلم نہیں بلکہ دو ثقافتوں کے ملاپ کی کہانی تھی جس میں جنوبی ہندوستان کے ایک لڑکے اور شمالی ہند کی لڑکی کی محبت کو پیش کیا گیا ہے۔ اس فلم اور اس میں پیش کی گئی محبت نے اُس وقت پورے ملک کو ایک دھاگے میں پرو دیا۔

کمل ہاسن نے اپنی ہندی زبان کی کمزوری کو کمزوری نہیں بننے دیا، بلکہ کردار کا ایک حصہ بنا دیا۔ وہ رات رات بھر مکالمے ریکارڈ کرتے، تلفظ کی مشق کرتے، اور اس دوران جذباتی سچائی کو مقدم رکھتے۔

کمل ہاسن نے ایک بار ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ فلم کے لیے 'زبان سیکھنا نہیں، بلکہ محسوس کرنا میرا مقصد تھا'۔

اس فلم میں ان کے ساتھ نئی اداکارہ رتی اگنی ہوتری تھیں اور کہا جاتا ہے کہ فلم کے دوران یا اس کے بعد ان دونوں کی کبھی نہیں بنی۔ یہ فلم پہلے تمل زبان میں بن چکی تھی اور اس لیے کمل ہاسن اس کے ہر پہلو سے واقف تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہدایت کار اور فلمساز بالا چندر سے ان کی خوب بنتی تھی جبکہ رتی بالکل نئی تھیں لیکن ہندی سینما سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ان میں ایک انا تھی اور یہی ان دونوں میں ٹکراؤ کا سبب تھا۔

اس وقت تک کمل ہاسن کی وانی گنپتی سے شادی ہو چکی تھی لیکن وہ عشق بازیوں کے بارے میں بہت بدنام تھے۔ اس وقت اداکارہ ساریکا کے ساتھ ان کے رومانس کی خبریں گردش کر رہی تھیں۔ دی ٹائمز آف انڈیا کی ایک رپورٹ کے مطابق صحافی ٹی بھاردواج نے ان کی اہلیہ وانی سے ایک انٹرویو شائع کیا جس میں انہوں نے کمل ہاسن پر اپنی بھڑاس نکالی کہ اسی دوران ساریکا کے حمل سے ہونے کی خبر آ گئی۔

فلم صدمہ سے ساگر تک: کمل ہاسن اپنے جذبات کی انتہا پر

بہر حال جہاں فلم 'ایک دوجے کے لیے' اُنہیں ہندی دنیا میں متعارف کرایا وہیں 1983 میں ایک اور جنوبی اداکارہ سری دیوی کے ساتھ آنے والی فلم 'صدمہ' نے اُنہیں امر کر دیا۔

اس فلم میں وہ ایک ایسے شخص کا کردار ادا کرتے ہیں جو ایک یادداشت کھو چکی عورت (سری دیوی) کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ آخری منظر میں جب وہ پلیٹ فارم پر بھاگتا ہوا اُس سے ملنے کی کوشش کرتا ہے، تو سینما ہال میں خاموشی چھا جاتی ہے، ایک ایسی خاموشی جو صرف دلوں کی دھڑکن سناتی ہے۔

حال ہی میں اسی طرح کی ایک فلم 'سیارہ' آئی ہے جس نے کمائی کے بہت سارے ریکارڈ توڑ دیے۔

فلم کے مشہور نقاد امیتا ملک نے اُس وقت لکھا تھا کہ 'کمل ہاسن کا فن زبان سے نہیں بلکہ دل سے مکالمہ کرتا ہے'۔

اسی کی دہائی میں ہی ان کی فلم 'ساگر' (1985) آئی جس میں اداکارہ ڈمپل کپاڈیہ نے سپر ہٹ فلم 'بوبی' کے بعد دوبارہ اپنے فلمی کیریئر کا آغاز کیا۔ اس فلم نے کمل ہاسن کو سلکی رومانی کردار میں پیش کیا۔

ڈمپل کپاڈیا کے ساتھ اُن کی شدت جذبات سے لبریز اور مکمل انہماک والی کیمسٹری نے فلم کو کلاسیکی کا درجہ عطا کیا۔ ایک منظر کی شوٹنگ کے دوران جب ٹوٹا ہوا شیشہ اُن کے ہاتھ کو زخمی کر جاتا ہے تو وہ رکتے نہیں بلکہ پرسکون انداز میں اس سین کو مکمل کرتے ہیں۔

ڈمپل نے بعد میں کہا: 'کمل اداکاری نہیں کرتے، وہ کردار کو جیتے ہیں اس میں سانس لیتے ہیں'۔

کمل ہاسن کا دوسرا پہلو: ہدایت کاری اور تخلیق

اداکاری سے آگے بڑھ کر کمل ہاسن نے ہدایت کاری میں بھی اپنی موجودگی ثابت کی ہے۔

سن 1997 میں 'چاچی 420' ان کے فنی عروج اور گوناگونیت کی علامت ہے۔ اس فلم میں ایک باپ اپنی بیٹی سے قریب رہنے کے لیے عورت کا روپ دھارتا ہے۔

کمل ہاسن نے اس فلم میں میک اپ، آواز، لہجے، اور خواتین و مرد کے جسمانی حرکات پر ایسی باریکی سے کام کیا کہ ناظرین بھول گئے یہ عورت دراصل ایک مرد ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ انگریزی فلم 'مسز ڈاؤٹ فائر' کی نقل ہے لیکن کمل ہاسن کے مطابق انہوں نے اس کے تخلیقی پہلوؤں کا مطالعہ کیا، مگر اُس کی ہو بہو نقل نہیں کی بلکہ انڈین پس منظر میں اپنی شناخت کے ساتھ اسے نیا روپ دیا۔

شمال و جنوب کا سنگم

کمل ہاسن کی ہندی فلمیں صرف فلمیں نہیں تھیں، وہ زبانوں، تہذیبوں، اور احساسات کے سنگم کی علامت تھیں۔

انہوں نے شمال و جنوب کے درمیان فنی پل تعمیر کیا۔ چاہے وہ سن 2000 میں آنے والی فلم 'ہے رام' ہو جس میں فکر کی گہرائی و گیرائی کو پیش کیا گیا یا پھر 2013 میں ریلیز ہونے والی فلم 'وشروپم' ہو جس میں ویژولس اپنے عروج پر ہیں۔ یہ دونوں فلمیں اگرچہ باکس آفس پر کامیاب نہیں ہوئیں لیکن یہ فکری سطح پر ان فنی عروج کی مثال ہیں۔

بطور خاص انہوں نے فلم 'ہے رام' میں مذہبی جنون اور انسانی ضمیر کی گہرائی کو جس گہرائی سے چھوا ہے اسے عالمی سطح پر بہت پذیرائی ملی۔

میرے چچا کو اس فلم کی خصوصی سکرینگ کے موقعے پر دعوت دی گئی تھی اور انہوں دہلی کے پریا سینما ہال میں اس فلم کو تمام نامی گرامی افراد کے ساتھ دیکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ فلم کی سکرینگ کو اچانک روک دینا پڑا کیونکہ ایک خاتون 'گلا کاٹنے ※' کے ایک منظر کو دیکھ کر بے ہوش ہو گئی تھیں۔

ان کے مطابق یہ انڈیا کی پہلی فلم تھی جس نے بالی وڈ کی عظیم فلموں کو نہ صرف پیشکش کی سطح پر بلکہ سینیمٹوگرافی کی سطح پر بھی کر دی تھی۔

کہتے ہیں ہندی سینما میں کمل ہاسن کا ہر کام روایت سے بغاوت اور سچ کی تلاش کا استعارہ ہے۔

کمل ہاسن آج بھی ایک فنکار کے طور پر مسلسل نت نئے تجربے کرتے رہتے ہیں۔ ان کی ایک فلم 'پشپک ومان' آئی تھی جو کہ گویا فلموں کے دور میں ایسی فلم تھی جس میں کوئی ڈائیلاگ نہیں تھا۔

ناقدین کے نزدیک وہ صرف اداکار نہیں، بلکہ ایک فکری مکالمہ ہیں۔ اُن کا ہندی فلموں کا سفر یہ بتاتا ہے کہ سینما صرف تفریح نہیں، بلکہ انسانیت کا آئینہ ہے۔ کمل ہاسن کا کہنا ہے کہ 'زبانیں لباس کی مانند ہیں، میں انہیں کردار کے مطابق اوڑھ لیتا ہوں لیکن جذبہ، وہ تو انسانیت کی مشترک زبان ہے' اور یہی اُن کے فن کا خلاصہ کلام ہے۔

مادھوری ڈکشت کے وہ ۸ ر ڈانس نمبر، سنتے ہی مٹکنے لگتی ہے کمر، تھرکنے لگتے ہیں پاؤں

بالی ووڈ کی "ڈانسنگ دیوا" مادھوری ڈکشت نے اپنے پورے کیریئر میں کئی ڈانس نمبر دئے جو آج بھی سامعین کے دلوں پر راج کرتے ہیں۔ اس کی ادائیگی، معصومیت، اور کلاسیکل چھاپ والے ڈانس موو نے ہر دور میں سامعین کو مسحور کیا ہے۔ جب بات گریس، انرجی اور ایفورٹلیس ایکسپریشن کی ہو تو اسکرین پر کوئی بھی مادھوری ڈکشت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ انہوں نے ہمیں ایسے آئیکانک گانے دیے ہیں جو ہمیں دہائیوں بعد بھی تھرکنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ آیئے نظر ڈالتے ہیں ان کے ٹاپ ڈانس نمبر پر۔ ایک دو تین (تیزاب، 1988): وہ گانا جس نے مادھوری کو سپر اسٹار بنا دیا! ان کی پُرجوش چالوں اور متحرک تاثرات نے اس ٹریک کو ایک پاپ کلچر فینومینا بنا دیا۔ دھک دھک کرنے لگا (بیٹا، 1992): حساس لیکن خوبصورت، اس گانے نے اسکرین پریزنس کی نئی تعریف کی۔ یہ آج بھی بالی ووڈ کے سب سے یادگار ڈانس نمبروں میں سے ایک ہے۔ چولی کے پیچھے (کھل نائک، 1993): متنازع لیکن مشہور، مادھوری کا اعتماد، تال اور رویہ یہاں جھلکتا ہے۔ مار ڈالا (دیوداس، 2002): کتھک اور جذبات کا ویژول ٹریٹ ... مادھوری کے تاثرات اور گریس خالص شاعری کی طرح نظر آئے۔ کیا سیرا سیرا (پکار، 2002): پربھو دیوا کے ساتھ ایک فن ڈانس آف! اسٹائل کا فیوژن ثابت کرتا ہے کہ مادھوری بہترین کو بھی مات دے سکتی ہیں۔

فٹنس پر ٹرول ہونے کے بعد سلمان خان کی بھرپور واپسی

سلمان خان نے حال ہی میں اپنی چند نئی تصویریں سوشل میڈیا پر شیئر کی ہیں، جن میں وہ جم میں پسینہ بہاتے ہوئے اپنا سڈول جسم دکھا رہے ہیں۔ مداح ان کی آنے والی فلم 'دی بیٹل آف گلوان' کی ریلیز کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔ انڈین ایکسپریس کے مطابق سلمان کی فٹنس ہمیشہ سے ہی مداحوں کے درمیان گفتگو اور تجسس کا موضوع رہی ہے۔ ماضی میں جب وہ کچھ وقت کے لیے فٹ نہ نظر آئے تو انہیں ٹرولنگ کا سامنا بھی کرنا پڑا، لیکن ساتھ ہی لوگ ان کے عزم، نظم و ضبط اور محنت کی بھی داد دیتے ہیں، خاص طور پر ان کی 59 سال کی عمر میں۔

حال ہی میں سلمان خان نے دو تصویریں پوسٹ کیں جن میں وہ اپنے مسلز دکھاتے نظر آئے، اور مداح ان کی فٹنس دیکھ کر حیران رہ گئے۔ مصروف ترین شیڈول کے باوجود، جہاں وہ ایک طرف 'دی بیٹل آف گلوان' کی شوٹنگ کر رہے ہیں اور دوسری طرف بگ باس 19 کی میزبانی، وہ اب بھی جم میں سخت محنت کر رہے ہیں۔

انہوں نے پوسٹ کے کیپشن میں لکھا کہ 'کچھ حاصل کرنے کے لیے کچھ چھوڑنا پڑتا ہے... یہ بغیر چھوڑے ہے! ان کے ٹرینر نے بھی ایک تصویر شیئر کی جس میں سلمان جم میں بیٹھے پسینہ بہاتے نظر آ رہے ہیں، اور کیپشن دیا 'ویلکم بیک سلمان!'

تصویر میں ان کے بازو اور کندھوں کے مسلز نمایاں ہیں۔ ایک مداح نے تعریف میں لکھا کہ 'بالی وڈ کے فٹنس آئیکون بھائی جان!'

جبکہ ایک اور کمنٹ میں کہا گیا کہ 'وہ محنت تو کر رہے ہیں، مگر انہیں چاہیے کہ سیٹ پر بھی اتنی ہی محنت دکھائیں، صرف جم میں نہیں!' کچھ عرصہ پہلے سلمان خان کو ان کی باڈی پر ٹرول کیا گیا تھا۔ وینکوور میں ایک کنسرٹ کے دوران ان کا ویڈیو وائرل ہوا جس میں وہ اپنی فلم 'ٹائیگر 3' کے گانے پر جوش سے ڈانس کر رہے تھے۔ گانے کے دوران ان کی شرٹ تھوڑی اوپر ہوئی، جس پر کچھ لوگوں نے ان کی فٹنس پر تنقید کی۔

مگر سلمان نے ان باتوں کو نظرانداز کیا۔ انہوں نے اپنی فلم 'سکندر' کے ایک ایونٹ میں اعتراف کیا تھا کہ انہیں ایسے کمنٹس ملتے ہیں، لیکن وہ جلدی دوبارہ فٹ ہو جاتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ 'بیچ میں کبھی کبھار ایسا ہو جاتا ہے کہ چھ سات راتیں سو نہیں پاتا، پھر وہ سوشل میڈیا والے پیچھے پڑ جاتے ہیں... تو دکھانا پڑتا ہے کہ ابھی بھی ہوں!'

سشمیتا سین جنھیں ۱۱ ر بار محبت ہوئی

بالی ووڈ میں ایسی کئی ایکٹریس ہیں جنہیں کئی بار پیار ہوا لیکن انہوں نے کبھی شادی نہیں کی۔ لیکن کیا آپ ہندی فلم انڈسٹری کی اس حسینہ کے بارے میں جانتے ہیں جنہوں نے مقابلہ حسن سے لے کر فلموں تک اپنی پہچان بنائی؟ انہوں نے ایک کے بعد ایک ہٹ اور سپر ہٹ فلمیں دیں، لیکن وہ ہمیشہ اپنی فلموں سے زیادہ اپنی ذاتی زندگی کی وجہ سے سرخیوں میں رہیں۔ سشمیتا سین کا نام ملک کی بڑی بڑی شخصیات کے ساتھ جڑا۔ ان کی زندگی میں پیار نے ایک دو بار نہیں بلکہ 11 بار دستک دی لیکن ان میں سے کسی کے ساتھ بھی ان کا رشتہ مکمل نہ ہو سکا اور آج 49 سال کی عمر میں بھی وہ کنواری ہیں۔ سشمیتا سین نے ٹاپ ماڈلز، اداکاروں، ہدایت کاروں، اسپورٹس پرسانلٹی اور یہاں تک کہ پاکستانی کھلاڑیوں کو بھی ڈیٹ کیا ہے۔ سشمیتا سین نے 1994 میں پہلی بار مس یونیورس کا خطاب جیت کر ہندوستان کا سر فخر سے بلند کیا تھا۔ اپنے حسن کو دنیا کے سامنے ثابت کرنے کے بعد اداکارہ نے فلم انڈسٹری کا رخ کیا۔

سلکشنا پنڈت کی یکطرفہ محبت

وہ سروں کی ملکہ تھی جس کی آواز سے ریڈیو برسوں گونجتا رہا۔ جب وہ فلموں میں ہیروئن بنیں تو ان کی معصومیت نے لاکھوں دل جیت لیے۔ لیکن حقیقی زندگی میں اس کا دل ایک ایسے شخص پر آ گیا جس نے کبھی ان کی طرف مڑ کر ہی نہیں دیکھا۔ اس نے انتظار کیا، امیدوں کو پالا، لیکن اسے جو جواب ملا وہ تھا، "میں تم سے پیار نہیں کرتا..." اس ایک لائن نے اس کی دنیا بدل دی۔ اس کے بعد کوئی فلم، کوئی گانا نہیں، صرف ایک تنہا زندگی تھی، جس میں وہ اس ادھوری محبت کی پوجا کرتی رہی۔ آپ اسے عجیب محبت کی کہانی نہیں تو اور کیا کہیں گے؟ 40 سال پہلے جس دن اس شخص کا انتقال ہوا، وہ بھی اس دنیا کو الوداع کہہ گئی۔ یہ کوئی اور نہیں بلکہ سلکشنا پنڈت تھیں، جو سنجیو کمار سے بے پناہ محبت کرتی تھیں۔

برسوں تک اپنی آواز اور اپنی آن اسکرین اداکاری سے سامعین کو مسحور کرنے والی گلوکارہ اور اداکارہ سلکشنا پنڈت 6 نومبر کو انتقال کر گئیں۔ ان کی عمر 71 برس تھی اور وہ کافی عرصے سے علیل تھیں۔ ان کے بھائی، معروف موسیقار للت پنڈت نے مڈ ڈے کو بتایا کہ ان کی موت دل کا دورہ پڑنے سے ہوئی۔

سلکشنا پنڈت 12 جولائی 1954 کو رائے گڑھ، چھتیس گڑھ میں پیدا ہوئیں۔ ان کا خاندان موسیقی کی دنیا میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ وہ مشہور میوزک کمپوزر جوڑی جتن للت کی بہن اور کلاسیکی موسیقی کے لیجنڈ پنڈت جسراج کی بھتیجی تھیں۔ موسیقی ان کے خون میں شامل تھی، اور انہوں نے 9 سال کی عمر میں گانا شروع کیا۔

سلکشنا نے اپنے پلے بیک سنگنگ کیریئر کا آغاز 1967 کی فلم "تقدیر" سے کیا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ان کا پہلا گانا ٹائٹل آف انڈیا لتا منگیشکر کے ساتھ تھا۔ انہوں نے لتاجی کے ساتھ "سات سمندر پار سے" گایا۔ ان کی سریلی آواز نے جلد ہی سب کی توجہ حاصل کر لی۔ فلم "سنگلپ" (1975) کا گانا "تو ہی ساگر ہے تو ہی کنارا" ان کا سگنیچر گانا بن گیا، اور یہ آج بھی لوگوں کے دلوں میں نقش ہے۔

گلوکاری کے ساتھ ساتھ سلکشنا نے اداکاری میں بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ انہوں نے اپنے اداکاری کیریئر کا آغاز 1975 کی فلم "الجھن" سے کیا، جس میں انہوں نے سنجیو کمار کے ساتھ اسکرین شیئر کی۔ فلم میں ان کی جوڑی کو شائقین نے خوب پسند کیا۔ اس کے بعد وہ راجیش کھنہ کے ساتھ "بندل باز"، وِنود کھنہ کے ساتھ "ہیرا پھیری"، اور جیتندر اور سنجیو کمار کے ساتھ "وقت کی دیوار" جیسی فلموں میں نظر آئیں۔ انہوں نے ششی کپور کے ساتھ "سلاخیں"، "پھانسی" اور "امر شکتی" جیسی فلموں میں بھی کام کیا۔

فلم 'الجھن' کے دوران سلکشنا کو سنجیو کمار سے پیار ہو گیا اور ان سے گہری محبت ہو گئی۔ تاہم سنجیو کمار نے ان سے شادی کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے جب ایکٹر کو اپنے دل کا حال بتایا تو انہوں نے دوٹوک انداز میں کہا، "میں تم سے پیار نہیں کرتا..." اس بیان نے سلکشنا کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ حالانکہ پیار میں دیوانی سلکشنا من ہی من میں انہیں چاہتی رہیں۔ لیکن 1985 میں سنجیو کمار کی اچانک موت نے انہیں توڑ کر رکھ دیا۔

کہا جاتا ہے کہ اس دردناک واقعے کے بعد سلکشنا نے کبھی شادی نہیں کی اور آہستہ آہستہ فلمی دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ وہ مکمل تنہائی میں چلی گئیں اور عوامی زندگی سے خود کو دور کر لیا۔ 2005 میں ایک ہپ فریکچر اور اس کے بعد کی سرجری نے انہیں مزید گمنام کر دیا۔

سلکشنا کی سنجیو سے محبت میرا کی عقیدت جیسی تھی۔ جس طرح میرا نے کرشنا کے لیے سب کچھ چھوڑ دیا تھا، اسی طرح سلکشنا سنجیو سے اپنی آخری سانس تک محبت کرتی رہیں، حالانکہ وہ محبت ادھوری رہی۔ ان کے گانے اور فلمیں آج بھی ان کے جنون کی کہانی بیان کرتی ہیں۔ للت پنڈت نے کہا، "دیدی کی آواز ہمیشہ زندہ رہے گی۔" سلکشنا کا انتقال ایک دور کا خاتمہ ہے۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

اتراکھنڈ کو اگلے 25 سالوں کا روڈ میپ تیار کرنا ہے: وزیر اعظم

وزیر اعظم مودی نے اتراکھنڈ ریاست کے یوم تاسیس کے موقع پر منعقدہ سلور جوبلی تقریب سے کیا خطاب

دہرادون، 9 نومبر (یو این آئی) وزیر اعظم مودی نے کہا کہ اتراکھنڈ حکومت سیب اور کیوی کے کسانوں کو اب ڈیجیٹل کرنسی میں امداد دے رہی ہے۔ اس جدید ٹیکنالوجی سے مالی مدد کی نگرانی ممکن ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتراکھنڈ کی معیشت کا کنیکٹیویٹی سے گہرا تعلق ہے۔ ریاست میں اس وقت دو لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی منصوبوں پر کام جاری ہے۔ رشی کیش۔ کرن پراگ ریل پروجیکٹ تکمیل کی طرف بڑھ رہا ہے اور دہلی۔ دہرادون ایکسپریس وے تیار ہو چکا ہے۔ گوری کنڈ۔ کیدارناتھ، گووند گھاٹ۔ ہیمکنڈ صاحب رسی روڈ پراجیکٹ کا سنگ بنیاد رکھا جا چکا ہے۔ یہ تمام منصوبے اتراکھنڈ میں ترقی کو نئی رفتار دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اتراکھنڈ نے گزشتہ 25 سالوں میں ترقی کا طویل سفر طے کیا ہے لیکن اب ریاست کو اگلے 25 سال کا روڈ میپ تیار کرنا ہے۔ اس کیلئے ریاست کو 'جہاں چاہ، وہاں راہ' کے منتر کو اپنانا ہوگا۔ اس لیے اپنے اہداف پر گفتگو کیلئے 9 نومبر سے بہتر دن اور کیا ہوسکتا ہے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ اگر اتراکھنڈ عہد کرلے تو چند ہی سالوں میں خود کو دنیا کی روحانی راجدھانی کے طور پر قائم کرسکتا ہے۔ یہاں کے مندر، آشرم اور یوگ کو عالمی نیٹ ورک سے جوڑا جاسکتا ہے۔ ہر اسمبلی حلقے میں یوگ سینٹر قائم کیے جانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح سرحدی گاؤں کو چھوٹے چھوٹے سیاحتی مراکز کے طور پر تیار کیا جاسکتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ جب سیاح یہاں ہوم اسٹے کے گھریلو ماحول میں ڈبکے، چٹکانی، روٹ، ارسہ اور جھنکورا کی کھیر کھائیں گے تو وہ بار بار یہاں آنے کی خواہش کریں گے۔ اس لیے اتراکھنڈ کو اپنی پوشیدہ صلاحیتوں پر توجہ دینی ہوگی۔ ہریلا، پھول دیئی، بھنٹولی جیسے تہواروں کے ساتھ سیاحوں کو جوڑنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح نندا دیوی، جاول جیوی، باگیشور اُتراینی، دیوی دھورا، شراونی اور بٹر فیسٹیول جیسے جاندار میلوں میں یہاں کی روح بسی ہے۔ اس مقصد کے لیے ون ڈسٹرکٹ۔ ون فیسٹیول کے ذریعے

اتراکھنڈ کو عالمی نقشے پر لایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے اتراکھنڈ میں ونٹر ٹورزم شروع کرنے کے لیے ریاستی حکومت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ سردیوں میں آنے والے سیاحوں کی تعداد بڑھنے سے معیشت مضبوط ہوگی۔ مسٹر مودی نے اتراکھنڈ حکومت کے ذریعہ آدی کیلاش میں منعقد ہائی الٹیٹیوڈ میراتھن اور آدی کیلاش پریکرما رَن کی بھی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ تین سال پہلے تک آدی کیلاش میں سالانہ دو ہزار سے کم سیاح آتے تھے، آج ان کی تعداد بڑھ کر 30 ہزار ہوچکی ہے۔ اسی طرح بابا کیدارناتھ دھام آنے والے سیاحوں کی تعداد بھی 17 لاکھ تک جا پہنچی ہے۔ اتراکھنڈ میں ایکوٹورزم اور ایڈونچر ٹورزم ترقی کی نئی بلندیوں کو چھو سکتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اتراکھنڈ اب فلم ڈیسٹینیشن بن چکا ہے اور ریاست کی نئی فلم پالیسی سے یہاں شوٹنگ آسان ہوگئی ہے۔ اسی طرح اتراکھنڈ ویڈنگ ڈیسٹینیشن کے طور پر بھی ابھر رہا ہے۔ ویڈ اِن انڈیا مہم کا فائدہ اٹھانے کے لیے ریاست کو کچھ شاندار سہولیات کے ساتھ خاص مقامات کو تیار کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اتراکھنڈ کے مقامی مصنوعات 'ووکل فار لوکل' مہم سے جڑ رہے ہیں۔ ریاست کے 15 زرعی مصنوعات کو جی آئی ٹیگ مل چکا ہے۔ بیڈو پھل اور بَرَدی گھی کو حال ہی میں جی آئی ٹیگ ملنا باعثِ فخر ہے۔ اسی طرح 'ہاؤس آف ہمالیاز' برانڈ اتراکھنڈ کی مصنوعات کو ایک پلیٹ فارم پر لا رہا ہے۔ ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے ذریعے اتراکھنڈ کی مصنوعات عالمی مارکیٹ سے جڑ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب تک کے ترقیاتی سفر میں کئی رکاوٹیں آئیں لیکن بی جے پی حکومت نے مضبوط عزم کے ساتھ ان کو دور کیا۔ وزیر اعظم نے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کی قیادت میں ریاستی حکومت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے یو سی سی (یکساں شہری قانون) کو سنجیدگی سے نافذ کرکے دوسرے ریاستوں کے لیے بھی مثال قائم کی ہے۔ اسی طرح ریاستی حکومت نے مذہب کی تبدیلی مخالف قانون اور فسادات روکنے والے قانون کے ذریعے قومی مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے جرأت مندانہ پالیسی اختیار کی ہے۔ مسٹر مودی نے اپنے خطاب کے اختتام پر ریاست کے لوگوں کو دوبارہ مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ریاست کی تشکیل کی سلور جوبلی سے اتراکھنڈ ترقی کی نئی بلندیوں کو چھوتے ہوئے فخر کے ساتھ آگے بڑھے گا۔ انہوں نے کہا کہ جب ملک آزادی کے 100 سال مکمل ہونے کا جشن منائے گا، اس وقت اتراکھنڈ کس مقام پر ہوگا، ہمیں آج یہ راستہ چننا ہے۔ اس لیے انتظار کیے بغیر ہمیں اپنے راستے پر آگے بڑھنا ہوگا اور مرکزی حکومت ہمیشہ اس سفر میں اتراکھنڈ حکومت کے ساتھ کھڑی رہے گی۔ انہوں نے اپنے خطاب کا اختتام وندے ماترم کے نعرے کے ساتھ کیا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے ریاستی دن کی رجت جینتی کے موقع پر مبارکباد دیتے ہوئے اور وزیر اعظم کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب اتراکھنڈ کے عوام کے لیے یہ خوش قسمتی ہے کہ اس تاریخی موقع پر ہمیں وزیر اعظم کی موجودگی حاصل ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتراکھنڈ 2047 تک [ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے ترقی یافتہ اتراکھنڈ کے منتر پر چلتے ہوئے ایک خوشحال اور خود کفیل ریاست بننے کی سمت میں مسلسل آگے بڑھ رہا ہے۔ اسی کے ساتھ وزیر اعظم کی رہنمائی میں اتراکھنڈ نے گلوبل انویسٹرز سمٹ، جی۔ 20 اجلاسوں اور 38 ویں قومی کھیلوں جیسے بڑے پروگراموں کے ذریعے بدلتے اتراکھنڈ کی شاندار تصویر دنیا کے سامنے پیش کی ہے۔ مسٹر دھامی نے کہا کہ کیدارناتھ تباہی، سلکیارا ٹنل حادثہ، جوشی مٹھ میں زمین دھنسنے جیسی صورتحال یا دیگر قدرتی آفات کے وقت وزیر اعظم نے نہایت حساسیت کے ساتھ اتراکھنڈ کے عوام کا ساتھ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت، ترقی کے ساتھ ساتھ ریاست کی ثقافتی پہچان، روایتی شناخت اور آبادیاتی توازن کو محفوظ رکھنے کے لیے بھی کام کررہی ہے۔

بی جے پی نے ہریانہ کی طرح مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ میں بھی ووٹ چوری کیے: راہل گاندھی

پچمڑھی، 9 نومبر (یو این آئی) لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر اور کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے کہا ہے کہ بی جے پی نے مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ میں وہی کیا ہے جو ہریانہ میں کیا ہے۔ یہ بات انہوں نے پچمڑھی میں میڈیا سے بات چیت کے دوران کہی۔ انہوں نے کہا کہ ان کے پاس اس کے ٹھوس شواہد ہیں، جنہیں کانگریس پارٹی آہستہ آہستہ منظر عام پر لائے گی۔ راہل گاندھی نے کہا" ہریانہ میں ووٹوں کی چوری کیسے ہوئی، اس بارے میں نے پریس کانفرنس میں جو اعداد و شمار پیش کیے تھے انہیں دیکھنے کے مجھے پورا یقین ہے کہ بی جے پی نے وہی کام مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ میں بھی کیا ہے۔ ہمارے پاس تمام ثبوت ہیں اور ایک

ایک کر کے عوام کے سامنے پیش کریں گے۔ اب تک جو کچھ دکھایا گیا ہے وہ صرف ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔" انہوں نے الزام لگایا کہ ووٹ چوری کو ادارہ جاتی بنانے کی کوششیں کی جارہی ہیں جو کہ جمہوریت اور آئین کے بنیادی اصولوں پر براہ راست حملہ ہے۔ راہل گاندھی نے کہا" یہ جمہوریت اور بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کے بنائے ہوئے آئین پر براہ راست حملہ ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی، امت شاہ، اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اس میں براہ راست ملوث ہیں۔ شراکت داری کرکے یہ لوگ مادر ہند کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔" پچمڑھی میں قیام کے دوران راہل گاندھی نے گاندھی چوک مہاتما گاندھی کے مجسمہ پر گلہائے عقیدت نذر کرکے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے وہاں موجود شہریوں سے ملاقات کی اور ان سے ریاست کی سیاسی صورتحال اور عوامی امور پر تبادلہ خیال کیا۔ اس کے بعد وہ ہیلی پیڈ سے بھوپال کے لئے روانہ ہوگئے۔

کپل سبل نے بہار کے لیے چلنے والی خصوصی ٹرینوں پر سوال اٹھایا

نئی دہلی، 9 نومبر (یو این آئی) راجیہ سبھا کے رکن کپل سبل نے بہار اسمبلی انتخابات کے پہلے مرحلے سے قبل 3 نومبر کو ہریانہ سے بہار تک چلائی جانے والی خصوصی ٹرینوں پر سوال اٹھائے ہیں۔ مسٹر کپل سبل نے ریلوے کے وزیر اشونی وشنو سے پوچھا کہ کیا یہ ٹرینیں خصوصی خدمات کے طور پر چلائی گئی ہیں؟ اگر ایسا ہے تو انہیں ہریانہ سے ابھی کیوں چلایا گیا، چھٹھ کے دوران کیوں نہیں چلایا گیا؟ سابق مرکزی وزیر نے اتوار کے روز پریس کانفرنس میں کہا، "میں یہاں ایک چیز اجاگر کرنے آیا ہوں: کیا الیکشن کمیشن آزادانہ کوئی کارروائی کررہا ہے یا بی جے پی کے اتحادی کے طور پر کام کررہا ہے، جیسا کہ بہت سے لوگ کہتے ہیں"۔ انہوں نے کہا کہ 3 نومبر کو تقریباً 6,000 لوگوں کے لیے چار ٹرینوں نے ہریانہ سے بہار تک چلائی گئیں: پہلی دو ٹرینیں کرنال سے برونی تک پانی پت کے راستے، اور دو ٹرینیں گروگرام سے بھاگلپور تک براستہ پٹنہ چلائی گئیں۔ مسٹر کپل سبل نے سوال کیا کہ بڑی تعداد یہ لوگ بہار کا سفر کیوں

کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سفر کرنے والے لوگ یا تو بہار کے حقیقی ووٹر تھے یا پھر "منصوبہ بند مہم" کا حصہ تھے۔ انہوں نے کہا، "میں ریلوے کے وزیر اشونی وشنو سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ ٹرینیں خصوصی خدمات کے طور پر چلائی گئیں؟" اس کے بعد انہوں نے پوچھا، "اگر ایسا ہے، تو انہیں ابھی ہریانہ سے کیوں چلایا گیا، چھٹھ کے دوران کیوں نہیں؟" مسٹر سبل نے سوال کیا کہ کیا بہار کے ان حقیقی ووٹروں کو خصوصی ٹرینوں کی ضرورت تھی یا انہیں خاص طور پر ووٹ دینے کے لیے بہار بھیجا گیا تھا۔ انہوں نے الیکشن کمیشن پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ الیکشن کمیشن اس بارے میں کچھ نہیں کرے گا کیونکہ اس کا بی جے پی کے ساتھ گٹھ جوڑ ہے۔ راجیہ سبھا کے رکن کپل سبل نے ہریانہ سے بہار تک چلنے والی اسپیشل ٹرین کے وقت پر بھی سوال اٹھایا ہے۔ انہوں نے شبہ ظاہر کیا کہ بہار اسمبلی انتخابات میں ووٹ ڈالنے کے لیے لوگوں کو خصوصی ٹرینوں کے ذریعے ہریانہ سے بہار بھیجا گیا تھا۔

عالمی یوم اردو کی تقریب میں مختلف شعبہ ہائے حیات سے وابستہ افراد ایوارڈ سے سرفراز

نئی دہلی، 9 نومبر (یو این آئی) اردو کے فروغ کے تئیں سنجیدہ کوشش اور عملی تدبیروں پر زور دیتے ہوئے مقررین نے کہا کہ اردو ایک زندہ زبان ہے اور اس کے فروغ کے لئے ہمیں اپنے بچوں کو اردو کی تعلیم دینی ہوگی اور اردو اسکولوں کا جال بچھانا ہوگا اس امر کا اظہار مقررین نے شاعر مشرق علامہ اقبال کی سالگرہ کی مناسبت سے عالمی یوم اردو کے موقع پر منعقدہ جلسہ تقسیم ایوارڈز اور مذاکرہ بعنوان فروغ اردو کی عملی تدبیریں کی تقریب میں کیا۔ جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے ماہر اقبال پروفیسر عبدالحق نے اقبال کی آفاقی شاعری کی طرف سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ عظیم کتاب کے شاعر تھے۔ انہوں نے کہا کہ شاعر تو بہت ہوئے لیکن اقبال جیسا اردو کا شاعر پیدا نہیں ہوا۔ وہ اس عظیم کتاب کے ترجمان تھے۔ جسے لوگوں نے ترک کردیا ہے۔ مہمان خصوصی پروفیسر محسن عثمانی نے کہا کہ حضرت موسیٰ اور شعیب علیہ السلام کی مثال کی مثال پیش کرتے ہوئے کہا کہ عالمی یوم اردو کے روح رواں ڈاکٹر سید احمد خاں کے لئے پروفیسر عبدالحق شعیب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے تفہیم اقبال پر زور دیتے ہوئے اشعار سے مثال پیش کی۔ معروف صحافی معصوم مرادآبادی نے کہا کہ اردو کی زبوں

حالی اور عوامی کی بے حسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جب ہم خود اردو یا اردو اخبارات ورسائل نہیں پڑھتے تو اردو زندہ کیسے رہے گی۔ انہوں نے گھروں میں اردو کے چلن پر زور دیا اور کہا کہ کس نے منع کیا ہے ہم اپنے بچوں کو اپنے گھروں میں اردو نہ پڑھائیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو قصوروار ٹھہرانے سے پہلے اردو کے تئیں بے حسی پر اپنے دامن میں جھانکنا چاہئے۔ عالمی یوم اردو کے روح رواں ڈاکٹر سید احمد خاں عالمی یوم اردو کی کاردگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ 1997 سے تسلسل کے ساتھ یہ عمل رواں دواں ہے۔ انہوں نے محفوظ الرحمان کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ ان کی سرپرستی میں بویا جانے والے یہ پودا آج تناور درخت بن چکا ہے۔ یہ صرف ملک میں ہی بلکہ بیرون ملک اپنا مقام رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ متعدد مقررین نے بھی اظہار خیال کیا۔ اس موقع پر مختلف شعبہائے حیات میں اردو اور دیگر شعبوں میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والوں ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔ جن میں پروفیسر بلقیس بانو (شعبہ بایوکیمسٹری، فیکلٹی آف لائف سائنسز، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) کو لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ اور ڈاکٹر رؤف خیر (حیدرآباد) کو علامہ محمد اقبال ایوارڈ برائے ادب، پروفیسر کوثر مظہری (جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی) کو مرزا غالب ایوارڈ برائے شاعری، پروفیسر زہرہ خاتون (جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی) کو مولانا علی میاں ایوارڈ برائے اردو فارسی زبان، ڈاکٹر عقیل احمد (سکریٹری، غالب اکیڈمی، نئی دہلی) کو مولانا عبدالماجد دریابادی ایوارڈ برائے زبان وادب، کے ایل نارنگ ساقی (نئی دہلی) کو کنور مہندر سنگھ بیدی ایوارڈ برائے ادب، یاسمین مومن (ممبئی) کو قاضی محمد عدیل عباسی ایوارڈ برائے ترویج زبان اردو، محترمہ ٹی این بھارتی (سیدہ طلعت نسرین، نئی دہلی) کو نور جہاں ثروت ایوارڈ برائے صحافت، سیّد زبیر احمد (مسلم میرر، نئی دہلی) کو مولانا عثمان فارقلیط ایوارڈ برائے صحافت، مولانا عبدالحمید نعمانی (نئی دہلی) کو مولانا ثناء اللہ امرتسری ایوارڈ برائے کالم نویسی، عبدالمنان (ایڈیٹر یوجنا اردو، نئی دہلی) کو مولانا محمد مسلم ایوارڈ برائے صحافت، جمشید اقبال خان (آج تک، نئی دہلی) کو امین سیانی ایوارڈ برائے الیکٹرانک میڈیا، سوربھ شکلا (ریڈ مائک، نئی دہلی) کو پنڈت دیونرائن پانڈے ایوارڈ برائے صحافت، عابد انور (یو این آئی اردو، نئی دہلی) کو محفوظ الرحمن ایوارڈ برائے صحافت، شہرت انصاری (خلیل آباد، یوپی) کو امداد صابری ایوارڈ برائے صحافت شامل ہیں۔

عمر عبداللہ بی جے پی کا ایجنڈا جموں وکشمیر میں نافذ کررہے ہیں: محبوبہ مفتی

سری نگر، 9 نومبر (یو این آئی) پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے بڈگام میں ایک انتخابی جلسے سے خطاب کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے عمر عبداللہ پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ وہ جموں وکشمیر میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کا ایجنڈا نافذ کررہے ہیں۔ محبوبہ مفتی نے کہا کہ نیشنل کانفرنس نے نہ صرف مقبول بٹ اور افضل گورو کی پھانسی کی حمایت کی تھی بلکہ ہمیشہ دہلی کے اشاروں پر کام کیا۔ ان کے مطابق ہم نے نہ تو مقبول بٹ کو پھانسی دی اور نہ افضل گورو کو یہ عمر عبداللہ اور ان کی پارٹی تھی جنہوں نے اس کی حمایت کی۔ اگر ہم نے بھی کانگریس یا بی جے پی کے ساتھ حکومت بنائی، تو وہ عوامی مفاد کے لیے تھی، نہ کہ اقتدار کے لالچ میں۔ پی ڈی پی صدر نے نیشنل کانفرنس کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ آج عمر عبداللہ کی سب سے بڑی پریشانی پی ڈی پی ہے۔ یہ پی ڈی پی ہی تھی جس نے مظفر آباد روڈ کھولا، پوٹا

قانون ختم کیا، ٹاسک فورس کو ختم کیا، حریت رہنماؤں سے مذاکرات کے دروازے کھولے، اور 12 ہزار نوجوانوں کے خلاف درج ایف آئی آر واپس لی۔ محبوبہ مفتی نے کہا کہ عمر عبداللہ ہر بڑے عوامی مسئلے پر خاموش ہیں۔ جب سرکاری ملازمین کو برخاست کیا جاتا ہے، وہ خاموش رہتے ہیں۔ جب بلڈوزر غریبوں کے گھروں پر چلتے ہیں، وہ خاموش رہتے ہیں۔ جب 'وندے ماترم' مسلط کیا جاتا ہے، تب بھی وہ کچھ نہیں بولتے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ بی جے پی کا ایجنڈا نافذ کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پی ڈی پی آج بھی اپنے عوامی ایجنڈے پر قائم ہے۔ ہم نے کہا کہ جن نوجوانوں کو جموں وکشمیر کے باہر جیلوں میں رکھا گیا ہے، انہیں واپس لایا جائے مگر عمر صاحب کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں۔ ہم نے یہ بھی کہا کہ جو غریب خاندان 'کاچرائی' زمینوں پر رہتے ہیں، انہیں مالکانہ حقوق دیے جائیں۔ ہم اس کے لیے لڑائی جاری رکھیں گے۔ پی ڈی پی صدر نے عمر عبداللہ کے انتخابی وعدوں پر بھی طنز کیا۔ انہوں نے کہا تھا کہ 200 یونٹ مفت بجلی دیں گے، مفت گیس سلنڈر دیں گے، ایک لاکھ نوکریاں فراہم کریں گے اور 10 کلو مفت راشن دیں گے کیا پی ڈی پی نے انہیں روکا؟ وہ ایک سال سے بڈگام کی طرف مڑ کر بھی نہیں دیکھ رہے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ پی ڈی پی سے ڈرتے ہیں، اور یہ خوف بجا ہے۔ جلسے میں بڑی تعداد میں پی ڈی پی کارکنان اور عوام نے شرکت کی، جنہوں نے نعرے بازی کرتے ہوئے پارٹی قیادت پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا۔

خصوصی تفصیلی نظر ثانی حق رائے دہی کے لیے خطرہ ہے، اسٹالن کا دعویٰ

ڈی ایم کے نے انتخابات کے وقت ایس آئی آر کرانے پر سوال اٹھایا

چنئی، 9 نومبر (یو این آئی) تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ اور دراوڑ منیتر کزگم (ڈی ایم کے) کے صدر ایم کے اسٹالن نے کہا ہے کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا کی جانب سے ووٹر فہرستوں خصوصی تفصیلی نظر ثانی (ایس آئی آر) کا عمل جلد بازی میں شروع کیا گیا ہے، جس سے عوام کے حقِ رائے دہی کو خطرہ ہوسکتا ہے۔ اپنے ایک ویڈیو پیغام میں اسٹالن نے کہا کہ "ڈی ایم کے اس عمل کی مخالف نہیں ہے، لیکن اسے انتخابات کے بالکل قریب بغیر مناسب وقت دیے انجام دینا جمہوریت کے بنیادی حق حق رائے

دہی پر حملہ ہے۔" انہوں نے کہا کہ ڈی ایم کے نے عوام کے حقِ رائے دہی کے تحفظ کے لیے ایک ہیلپ لائن قائم کی ہے، جو صرف پارٹی کارکنوں کے لیے نہیں بلکہ تمام شہریوں کے لیے دستیاب ہے۔ عوام اپنے خدشات یا سوالات کے لیے 08065420020 پر رابطہ کرسکتے ہیں۔ اسٹالن نے کہا کہ "ایک درست اور شفاف ووٹر فہرست منصفانہ انتخابات کی بنیاد ہے، لیکن اسے جلدی میں مکمل کرنا درست نہیں۔" انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ "جمہوریت کو قتل ہونے سے بچانے" کے لیے متحد رہیں اور حق رائے دہی کے تحفظ کے لیے ہوشیار رہیں۔

دیوا میں آوارہ کتوں کا قہر...! دو سالہ بچی پر حملہ، شہریوں میں خوف وغصہ

دیوا (فردوس مقادم):

دیوا علاقے میں آوارہ کتوں کی تعداد میں زبردست اضافہ ہوا ہے، جس کے باعث شہریوں کی حفاظت پر سنگین سوالیہ نشان اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔ کل شام تقریباً 5:30 بجے کالو بائی بلڈنگ، وکاس مہاترے گیٹ علاقے میں دو سالہ بچی ویدا وکاس کا جاری جب چل رہی تھی، تو اچانک ایک آوارہ کتے نے پیچھے سے اس پر حملہ کردیا۔ اس حملے میں ننھی ویدا بری طرح زخمی ہوگئی، جس کے بعد اہلِ خانہ نے فوری طور پر اس کا علاج شروع کیا۔ بچی ویدا کی والدہ کا نام مینا کشی وکاس کا جاری اور والد کا نام وکاس دگدو کا جاری بتایا گیا ہے۔ اس واقعے کے بعد علاقے میں خوف و دہشت کا ماحول پیدا ہوگیا ہے اور عوام میں شدید غصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اس معاملے پر شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے کلیان دیہی اسمبلی حلقہ کے سربراہ ایڈوکیٹ روبید اس منڈے نے سخت ناراضگی ظاہر کی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ "دیوا علاقے میں آوارہ کتوں کی تعداد قابو سے باہر ہوچکی ہے۔ بار بار شکایتوں کے باوجود میونسپل انتظامیہ نے اب تک کوئی ٹھوس قدم نہیں اُٹھایا ہے۔ ایک معصوم بچی کو اتنے سنگین زخم لگنے کے باوجود انتظامیہ خاموش تماشائی بنا ہوا ہے، جو ناقابلِ قبول ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے خبردار کیا ہے کہ، "اگر میونسپل کارپوریشن نے فوری طور پر آوارہ کتوں کو پکڑنے اور اُن پر مناسب کارروائی کرنے کے اقدامات نہ کیے، تو شہریوں کی حفاظت کے لیے علاقے کے تمام آوارہ کتوں کو جمع کرکے سیدھا میونسپل دفتر میں چھوڑ دیا جائے گا۔" دیوا علاقے کے شہریوں نے بھی اس واقعے پر سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میونسپل انتظامیہ اس سنگین مسئلے پر کتنی تیزی سے دھیان دیتا ہے۔

بھونڈی میں لڑکی پر زبردستی شادی کا دباؤ، انکار پر جان سے مارنے کی دھمکی ملزم گرفتار

(سلطان قریشی)

بھونڈی شہر کے بھیوی واڑہ پولیس اسٹیشن کی حدود میں ایک سنسنی خیز واقعہ پیش آیا ہے، جہاں ایک 22 سالہ لڑکی پر زبردستی شادی کے لیے دباؤ ڈالنے اور انکار کرنے پر جان سے مارنے کی دھمکی دینے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ملزم کو گرفتار کرلیا ہے۔ پولیس سے موصولہ معلومات کے مطابق، متاثرہ لڑکی نے شکایت میں بتایا کہ ملزم بلال احمد شمشاد احمد خان (22)، رہائشی عیدگاہ پانی ٹنکی کے قریب، اصل میں ضلع جونپور (اتر پردیش) کے دھندوارا کلا گاؤں کا رہنے والا ہے۔ ملزم گزشتہ کئی مہینوں سے لڑکی پر شادی کے لیے دباؤ ڈال رہا تھا۔ شکایت کے مطابق، اگست 2023 سے لے کر 4 نومبر 2025 کی رات ساڑھے گیارہ بجے تک ملزم مختلف موبائل نمبروں سے مسلسل متاثرہ سے رابطہ کرکے اسے پریشان کرتا رہا۔ بارہا انکار کے باوجود

وہ اس کا پیچھا کرتا اور اسے دھمکیاں دیتا رہا۔ واقعہ کے روز ملزم نے راستے میں لڑکی کو روک کر اس کا ہاتھ پکڑا اور کہا: "مجھ سے شادی کر لو، ورنہ میں تمہیں جان سے ماردوں گا۔ اگر تم نے کسی اور سے شادی کی تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔" اس دھمکی سے خوفزدہ متاثرہ نے فوراً بھیوی واڑہ پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔ پولیس نے جرم نمبر 694/2025 کے تحت بھارتی تعزیری قانون (IPC) کی دفعات 78 اور 351(3) کے مطابق مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس نے ملزم بلال خان کو حراست میں لے لیا ہے، جبکہ اس معاملے کی تفتیش اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر سنتوش تپاسے کر رہے ہیں۔ مقامی شہریوں نے اس واقعے پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس طرح کے واقعات خواتین کی سلامتی کے لیے سنگین خطرہ ہیں، لہٰذا پولیس کو سخت کارروائی کر کے مثال قائم کرنی چاہیے۔

بی جے پی دور میں پھیلی انتخابی دھاندلیوں کا کوڑا صاف کرنا ضروری: اکھلیش

لکھنؤ، 9 نومبر (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر جمہوریت کو کمزور کرنے اور انتخابی عمل میں بے ضابطگیوں کا سنگین الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ بی جے پی کے دور میں پھیلی انتخابی دھاندلیوں کا کوڑا صاف کرنا ضروری ہے۔ اتوار کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ سچے اور صاف ہندوستان کے لیے بی جے پی حکومت میں انتخابی کمیشن کے بعض افسران کی جانب سے پھیلائے گئے دھاندلیوں کے کوڑے کو صاف کرنا بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا سڑکوں کی صفائی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی اور اس کے حامی جمہوریت میں نہیں بلکہ لوٹ تنتر میں یقین رکھتے ہیں۔ آزادی سے پہلے سے لے کر آج تک بی جے پی اور اس کے ساتھی ہمیشہ پچھلے دروازے کی سیاست اور خفیہ سازشوں پر انحصار کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب عوام بی جے پی کی مخبری اور نقب زنی والی سیاست کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں۔ سماج اب گھپلوں اور گھوٹالوں کو برداشت کرنے کی حد سے آگے نکل چکا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بی جے پی کو اب عوام کی "اگلے دروازے کی جَن دَستک" سننی ہوگی۔ سماج وادی پارٹی کے صدر نے کہا کہ الیکشن کمیشن جیسے آئینی ادارے میں ایماندار اور شفاف افسران کی حق تلفی کی جارہی ہے، جبکہ کچھ افسران کی ملی بھگت سے انتخابی عمل کی شفافیت پر سوالیہ نشان لگ گئے ہیں۔ پارٹی کے مطابق ان افسران کے

کردار نے کمیشن کی پاکیزگی اور ساکھ کو نقصان پہنچایا ہے، جسے درست کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت کے تحفظ کے لیے بدعنوان افسران اور سیاسی ملی بھگت کا پردہ فاش ہوتا رہے گا۔ ایسے عناصر دیمک کی طرح جمہوریت کو اندر سے کھوکھلا کررہے ہیں، مگر عوام اب انہیں جواب دینے کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ نئی نسل نئے مستقبل کی بنیاد رکھے گی اور ایسی شفاف، جوابدہ اور ایماندار نظام کی تعمیر کرے گی جس میں حقیقی جمہوریت پنپ سکے۔

بھیونڈی کے سراؤلی ایم آئی ڈی سی علاقے میں خوفناک آتشزدگی، منگل مورتی ڈائینگ کمپنی جل کر خاک

سیکیورٹی انتظامات پر ایک بار پھر سوالات اٹھے

(سلطان قریشی)،

بھونڈی تعلقہ کے سراؤلی ایم آئی ڈی سی صنعتی علاقے میں جمعہ کی صبح ایک ڈائینگ کمپنی میں خوفناک آگ بھڑک اٹھی، جس نے دیکھتے ہی دیکھتے پوری تین منزلہ عمارت کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ آگ کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ دور دور تک اس کی شعلے صاف دکھائی دے رہے تھے جبکہ فضا میں کالے دھوئیں کے بادل چھا گئے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی بھونڈی، کلیان، ڈومبیولی اور ٹھانے سے فائر بریگیڈ کی متعدد گاڑیاں موقع پر پہنچ گئیں اور آگ پر قابو پانے کی کوشش شروع کردی۔ دیر رات تک فائر بریگیڈ کی ٹیمیں راحت و بچاؤ